ایمانیات، طہارت اور نماز سے متعلق
نہایت مفید معلومات
اسلام کی گیارہ کتابیں
(حصہ اول)
حضرت علامہ مولانا
مفتی عبدالقادر قریشی
المشہور
غلام قادر بھیروی
مرکزی مجلس رضا
MARKAZI MAJLIS-E-REZA

ایمانیات، طہارت اور نماز سے متعلق
نہایت مفید معلومات

اسلام کی گیارہ کتابیں

(حصہ اول)

حضرت علامہ مولانا
مفتی عبدالقادر قریشی
المشہور
غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی مجلس رضا
MARKAZI MAJLIS-E-REZA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
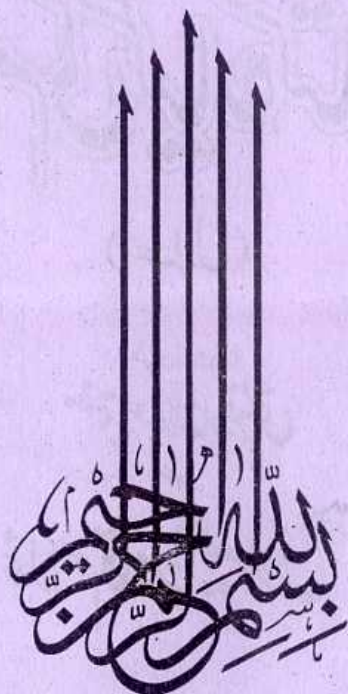
سلسلہ اشاعت نمبر 15

نام کتاب ---------- اسلام کی گیارہ کتابیں (حصہ اول)

مصنف ---------- حضرت علامہ مولانا مفتی عبد القادر قریشی تلمیذ غلام قادر بھیروی

موضوع ---------- مسائل فقہ

صفحات ---------- 64

تاریخ اشاعت ---------- محرم الحرام 1437ھ اکتوبر 2015ء

تعداد ---------- دو ہزار

ناشر ---------- مرکزی مجلس رضا لاہور

شائقین مطالعہ 50 روپے کی ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں

ملنے کا پتہ

B-19 جاوید پارک شادباغ لاہور

مسلم کتابوی گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

فہرست

عارف باللہ حضرت مولانا غلام قادر بھیروی قدس سرہ

استاذ الاساتذہ، مقتدائے اہلِ سنت حضرت مولانا عبد القادر المعروف بہ غلام قادر ہاشمی ابن مولانا غلام حیدر رحمہما اللہ تعالے ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۹ء میں بھیرہ، ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مولانا غلام محی الدین بگوی (جو ان دنوں مسجد حکیماں، اندرون بھاٹی دروازہ لاہور میں درسِ حدیثِ پاک دیا کرتے تھے) اور ان کے چھوٹے بھائی مولانا احمد الدین بگوی سے حاصل کی، مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے حضرت مولانا مفتی صدر الدین، آزردہ صدر الصدور دہلی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تکمیلِ علوم کے بعد لاہور تشریف لائے اور اندرون بھاٹی دروازہ، اونچی مسجد میں خطیب مقرر ہوئے، ان کی عالمانہ تقریر کی کشش سے دور دور کے لوگ حاضر ہونے لگے۔ بیگم شاہی مسجد کی متولیہ مائی جیواں آپ کے ارشادات سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ اپنی مسجد کا خطیب مقرر کر دیا، بعد ازاں مسجد کی تولیت بھی آپ ہی کے سپرد کر دی [1]

سلسلۂ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی قدس سرہ سے بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت سے بہرہ ور ہوئے، آپ کے اوراد و اشغال میں حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالے عنہ سے اویسی نسبت کی بنا پہ قادریت کا غلبہ تھا، مشہور تاریخ گو اور تذکرہ نویس بزرگ مولانا غلام دستگیر نامی لکھتے ہیں :۔

"آپ کو لاہور کا قطب سمجھا جاتا تھا" [2]

۱۸۷۹ء میں اورینٹل کالج، لاہور میں عربی کے نائب استاد مقرر ہوئے اور دو سال تک طلباء کو علم و فضل سے فیضیاب کرتے رہے [3] انہی دنوں انگریزوں کو ایک فتوے

---

[1] محمد دین کلیم، مؤرخ لاہور : تاریخ اولیائے چشت، لاہور ، ص ۲۳۲

[2] غلام دستگیر نامی، مولانا : بزرگانِ لاہور ، ص ۱۸۱

[3] غلام مہر علی، مولانا : الیواقیت المہریہ ، ص ۱۳۸

کی ضرورت پیش آئی، متدین علماء نے صاف انکار کر دیا، کالج سے متعلق علماء سے رجوع کیا گیا تاکہ وہ وظیفہ خوار ہونے کی بنا پر انگریز کے منشا کے مطابق فتوے صادر کر دیں، مولانا غلام قادر بھیروی کے سامنے دستخط کرنے کے لئے فتوے پیش کیا گیا تو انہوں نے استعفاء پیش کر دیا اور فرمایا :

"میں ملازمت سے دستبردار ہو سکتا ہوں لیکن غلط فتوے کی تائید نہیں کر سکتا۔"

چنانچہ آپ نے جامعہ نعمانیہ، لاہور میں درس و تدریس کا کام شروع کر دیا اور تمام تر توجہ قرآن و حدیث کی تعلیم پر صرف کر دی [1]

لاہور کے سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کے لئے عیسائیوں اور مرزائیوں کے علاوہ دیوبندی، وہابی، نیچری اور شیعہ علماء نے سازشوں کے جال بچھانے شروع کئے تو مولانا غلام قادر بھیروی قدس سرہ تحریر و تقریر اور وعظ و مناظرہ کے ذریعہ سب کے دانت کھٹے کر دئیے، علمی دبدبہ اور طبیعت کے جلال کے سبب کسی کو سامنے آنے کی جرأت کم ہی ہوتی تھی۔ آپ نے مسجد میں مفسدین کا داخلہ بند کر رکھا تھا اور مسجد کی پیشانی پر ایک پتھر نصب کروا دیا تھا جس پر یہ عبارت درج تھی :

" باتفاق انجمن حنفیہ و حکم شرع شریف قرار پایا کہ کوئی وہابی، رافضی، نیچری، مرزائی مسجد ہذا میں نہ آئے اور خلافِ مذہبِ حنفی کوئی بات نہ کرے۔"

فقیر غلام قادر عفی عنہ، متولی بیگم شاہی مسجد

آج کل کے بعض "دانشور" یہ تأثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ سنی وہابی اختلاف محض فروعی حیثیت رکھتا ہے لہذا آپس میں رواداری کا ثبوت دینا چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ جو لوگ اہل سنت کو کافر و مشرک کہتے ہوئے نہیں تھکتے، بارگاہِ رسالت کے آداب کو پس پشت ڈال کر گستاخانہ روش اختیار کرتے ہیں، وہ کس رواداری کے مستحق ہو سکتے ہیں؟

---

[1] اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ : تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت، لاہور ، ص ۲۲۸

مولانا غلام قادر بھیروی قدس سرہ کی مسجد میں کوئی بد مذہب بغرضِ فساد داخل ہو جاتا تو اسے دھکے دے کر باہر نکلوا دیتے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر علماءِ اہلِ سنت اس تصلب کا مظاہرہ نہ کرتے تو آج دین کا حلیہ بگڑ چکا ہوتا۔ پنجاب کے علماء میں سب سے پہلے مرزائے قادیانی کے خلاف آپ ہی نے فتوےٰ دیا اور اس وقت مرزا کی تردید کی جب کہ اس نے ابھی تک نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔

پنجاب کے علماء کی غالب اکثریت آپ کے رشتۂ تلمذ میں منسلک تھی، چند تلامذہ کے نام یہ ہیں :۔

۱۔ امیرِ ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری۔
۲۔ مولانا محمد عالم آسی امرتسری (مصنف الکاویہ علی الغاویہ)
۳۔ مولانا نبی بخش حلوائی (مصنف تفسیر نبوی وغیرہ)
۴۔ مولانا غلام احمد حافظ آبادی (سابق صدر مدرس جامعہ نعمانیہ، لاہور)
۵۔ مولانا غلام حیدر قریشی لوپچھوی۔
۶۔ قاضی ظفر الدین۔
۷۔ صوفی غلام قادر چشتی سیالوی[۱]۔
۸۔ حضرت مولانا محمد ضیاء الدین مدظلہ العالی، مقیم مدینہ منورہ، خلیفۂ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ۔

مولوی حکیم عبد الحی لکھنوی لکھتے ہیں :

"لم یکن لہ نظیر فی کثرۃ الدرس والافادۃ" [۲]

"درس و افادہ کی کثرت میں کوئی ان کا مدِ مقابل نہ تھا"

---

[۱] اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ : تذکرہ علمائے اہلِ سنت و جماعت، لاہور، ص ۲۲۹

[۲] عبد الحی لکھنوی، حکیم مؤرخ : نزہۃ الخواطر، ج ۸، ص ۳۴۹

حضرت مولانا غلام قادر بھیروی قدس سرہ نے درس و تدریس اور رشد و ہدایت کی بے پایاں مصروفیات کے باوجود تصانیف کا گرانقدر ذخیرہ یادگار چھوڑا، تصانیف کے نام یہ ہیں :-

۱- اسلام کی گیارہ کتابیں (دینی تعلیم کا بہترین نصاب)

۲- الشوارق الصمدیہ، ترجمہ و تلخیص البوارق المحمدیہ (از مولانا شاہ فضل رسول بدایونی)

۳- نماز حضوری۔ ۸- نماز ضروری۔

۴- ختمات خواجگان۔ ۹- حقیقتِ انوارِ محمدیہ

۵- شمس الحنفیہ بجواب نصرۃ الحنفیہ (مسئلہ وحدۃ الوجود) ۱۰- جوہرِ ایمانی۔

۶- نور الربانی فی مدح المحبوب السبحانی۔ ۱۱- عکازہ در صلوٰۃِ جنازہ۔

۷- شمس الضحیٰ فی مدح خیر الوریٰ۔ ۱۲- فاتحہ خوانی۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ انگریزی خوان طبقے کو "تواریخ حبیبِ اللہ" اور اسلام کی گیارہ کتابیں پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

استاذ الاساتذۃ العصر حضرت مولانا غلام قادر قریشی ہاشمی بھیروی قدس سرہ العزیز ۱۹ ربیع الاول، ۱۰ اپریل (۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء) کو واصل بحق ہوئے [1] اور بیگم شاہی مسجد میں محوِ استراحت ابدی ہوئے۔ نمازِ جنازہ میں خلقِ خدا کا ہجوم اس قدر تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ مولانا کرم الدین، رئیس بھیں، ضلع جہلم فرماتے ہیں :-

"مولانا غلام قادر صاحب مرحوم کا جنازہ جب شہر لاہور میں اٹھایا گیا تو ہجوم خلائق اس قدر تھا کہ نماز جنازہ باہر پریڈ میں پڑھی گئی، کارخانوں کے مزدوروں نے اس روز مزدوری ترک کر کے شمولیتِ جنازہ کی۔" [2]

آپ کے شاگرد رشید مولانا محمد عالم آسی امرتسری نے تاریخ وفات کہی :

(۱) منبعِ فیضِ ربِ جلیل
۲۷ ۵ ۱۳

(۲) در خلدِ بریں قبلہ من
۲۷ ۵ ۱۳

---

[1] غلام دستگیر نامی، پیر : بزرگانِ لاہور، ص ۱۸۲

[2] کرم الدین، دبیر، مولانا : تازیانۂ عبرت (بار دوم) ص ۸-۱۹۲

مولانا فتح محمد فاروقی حقیر نے تاریخِ وفات ۱۳۲۶ھ قرار دیتے ہوئے قطعۂ تاریخ کہا ہے ؎

تھے غلام قادر اک جو مولویِ باصفا — تھے ستونِ دینِ احمد، بے ریاؤ باعمل

تھے عدوِّ لامذہبوں کے اہلِ مذہب کے تھے دوست — گوہرِ بحرِ علوم اور تھے مناظر بے بدل

تھا ربیع الاول اور انیسویں تاریخ تھی — چار شنبہ کا تھا دن جب آگئی ان کی اجل

دارِ فانی سے گئے ملکِ بقا کو جبکہ وہ — مرگ سے ان کی گیا سب مومنوں کا دل دہل

سالِ رحلت پوچھا ہاتف سے جو میں نے اے حقیر
کان میں میرے کہا "مغفور" اس نے بے خلل [1]

۱۳۲۶ھ

بقیۃ السلف شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

---

[1] محمد امام الدین، مولانا: ریاض النور (شیخ الٰہی بخش، محمد جلال الدین، لاہور ۱۳۳۳ھ) ص ۲۴

اللہ تعالیٰ کی توحید[1]

ذاتی وصفاتی کا بیان

اللہ ایک ہے۔ کوئی اس کا ثانی[2] نہیں۔ بیٹے اور بی بی سے پاک ہے۔ وہ سب کا مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک[3] نہیں۔ بادشاہ ہے۔ اس کا کوئی وزیر نہیں۔ کاری گر ہے۔ اس کا کوئی صلاح کار نہیں۔ آپ ہی موجود ہے۔ کسی پیدا کرنے والے کا محتاج نہیں۔ ہر ایک موجود پیدا ہونے میں اس کا محتاج ہے۔ کل عالم اسی نے پیدا کیا۔

اس کے وجود کی ابتدا[4] نہیں۔ اس کے بقا[5] کی انتہا[6] نہیں۔ قدیم سے ایک چلا آتا ہے۔ جوہر نہیں کہ اس کا مکان ہو۔ عرض نہیں کہ بقا اس کی محال ہو۔ جسم نہیں کہ اس کی جہت ہو یا طرف ہو۔ ہر جہت اور طرف سے پاک ہے۔ دل کے ساتھ دکھائی دیتا ہے، نہ آنکھ کے ساتھ عرش اور عرش کے اندر کی سب چیزیں اس نے قائم کی ہیں۔ عقل سے معلوم ہوتا ہے۔ نہ زمان میں ہے نہ مکان میں۔ اب بھی ایسا ہے جیسے پہلے تھا۔ مکان و زمان اس نے پیدا کیا۔ زندہ ہے۔ نگہبانی مخلوق سے تھکتا نہیں۔ اس میں کوئی صفت مخلوقات[7] نہیں۔ سب سے پہلے تھا۔ کوئی چیز اس کے ساتھ نہ تھی۔ قیوم ہے سوتا نہیں۔ آپ قائم ہے اور سب کو قائم کرنیوالا ہے۔ قہار[8] ہے۔ کوئی اس پر چڑھائی نہیں کرتا۔ کوئی شے اس کی مثال نہیں۔ عرش کو پیدا کر کے استواء کی حد بنائی۔ کرسی بنا کر اس میں سات آسمان و زمین

---

[1] توحید ایک ہونا [2] ثانی دوسرا [3] ساتھی [4] شروع [5] باقی رہنا [6] انجام۔ اخیر۔ [7] مخلوقات۔ پیدائش [8] قہار۔ غالب، زبردست۔

اور لوح و قلم پیدا کیئے۔ قیامت تک جو کچھ ہونا ہے سب کچھ اس میں لکھا ہے۔ اس جہان کی مثال پہلے نہ تھی۔ روح کو بدن میں امین[1] بنایا۔ اس روح والے بدن کو زمین میں خلیفہ[2] بنایا۔ زمین و آسمان کی چیزیں سب اس کی تابع کر دیں۔ اس کا علم سب پر محیط[3] ہے۔ ذرّہ ذرّہ کا شمار اس کو معلوم ہے جہل اور کذب اور ہر عیب سے پاک ہے۔

انبیائے[4] کرام علیہم السلام کا بیان

اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ بنی آدم علیہ السلام کو رتبہ نبوت دیا ہے۔ اس مرتبہ میں اس قدر استعداد[5] ہوتی ہے کہ جبریل علیہ السلام سے رو برو بات چیت کرتے ہیں، جبریل علیہ السلام جو کلام اللہ کی طرف سے لاتے رہے اس کا نام وحی ہے۔ ایک[6] لاکھ چوبیس ہزار نبی ہوئے ہیں تین سو تیرہ رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوئے ہیں۔ رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام وہ تھے، جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے شریعت جدید[7] و صحیفہ[8] یا کتاب جبریل علیہ السلام لاتے رہے۔ اوّل انبیاء کے حضرت آدم علیہ السلام ہیں خاتم الانبیاء اور رسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں۔ رسالت کے مدارج[9] ان پر ختم ہوئے۔

کل صحیفے ایک سو نازل ہوئے، دس حضرت آدم علیہ السلام پر، پچاس حضرت شیعب علیہ السلام پر، دس حضرت ادریس علیہ السلام پر، دس حضرت نوح علیہ السلام پر، دس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، توریت سے پہلے دس صحیفے حضرت موسےٰ علیہ السلام پر۔ چار کتابیں نازل ہوئیں۔ زبور حضرت داؤد

---

[1] امین۔ امانت رکھنے والا۔ [2] خلیفہ۔ نائب [3] محیط۔ گھیرنے والا [4] انبیاء۔ جمع نبی بمعنی غیب کی خبریں بتلانے والا (کنز الایمان) [5] استعداد تیار ہونا لیاقت [6] دوسری روایت دو لاکھ چوبیس ہزار بھی آئی ہے۔ بہتر ہے کہ سب انبیاء پر ایمان لائے اور عدد معین نہ کرے تاکہ دونوں روایتوں پر عمل ہو جائے یہی مسلک سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے [7] جدید [8] صحیفہ، کتاب [9] مدارج۔ درجے۔

علیہ السلام پر، توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن مجید حضرت محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ کل صحائف اور کتابوں کے علوم بھی قرآن مجید میں ہیں اور ان کے علاوہ بھی بے شمار ہیں۔ کُل انبیاء و رسل کے کمالات بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہیں۔ اور اپنے ذاتی ان سے علاوہ بے شمار ہیں۔ وہ کل پیغمبروں کے سردار ہیں۔ میثاق[1] کے روز جس نے پہلے بلیٰ کہا تھا وہ حضرت محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تھے۔ سب مخلوقات سے پہلے ان کا نُور پیدا ہوا سب فرشتے، انبیاء و مومن ان کے نُور کے چمکارے سے پیدا ہوئے۔ وہ اس وقت نبی تھے ساری روحوں کو سُبحَانَ اللہِ پڑھنے کی تعلیم[2] فرماتے تھے۔ قیامت کے روز اوّل قبر سے آپ ہی اٹھیں گے۔ اور خلعت[3] خاص اوّل آپ ہی کو پہنایا جائیگا اوّل آپ ہی سب کی شفاعت فرمائیں گے۔ اور اب بھی امّت کی شفاعت فرما رہے ہیں۔ اول پُل صراط سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی گزریں گے۔ اور اول بہشت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی داخل ہوں گے۔ سب اُمتّوں سے پہلے آپ ہی کی اُمّت بہشت میں داخل ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مُبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مُبارک پر بادل سایہ کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا آگے دیکھتے تھے ویسا ہی پیچھے دیکھتے تھے، آپ اندھیرے میں ایسا ہی دیکھتے تھے، جیسا روشنی میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کے دروازوں کے کھلنے اور بھِڑنے کی آواز سنتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز اتنی دُور جاتی تھی کہ دوسروں کی آواز اس کے عشرِ عشیر[4] تک نہ پہنچتی تھی۔ جب کسی جنگل میں قافلہ پیاسا ہوتا آپ ایک پانی کے پیالے میں پنجہ مُبارک رکھتے تو وہ پیالہ پانی سے اتنا اچھلتا کہ سارے قافلے کے اونٹ اور گھوڑے پانی سے سیراب ہو جاتے اور سارا قافلہ بھی سیراب ہو جاتا

---

[1] میثاق۔ عہد۔ اقرار

[2] تعلیم۔ سکھانا [3] خلعت۔ سرو پا [4] عشرِ عشیر۔ دسواں حصہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دو مرے ہوئے بچے ہاتھ کے اشارہ سے بحکمِ خدائے ذوالجلال زندہ کر دیئے۔ تھوڑا سا کھانا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ مبارک لگانے سے بہت ہو جاتا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ دس برس کی عمر سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں دس برس رہے۔ اُن کو دُعا فرمائی کہ خداوند! اس کی عمر، اولاد اور مال میں برکت کر۔ سو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی عمر سو برس سے زیادہ ہوئی۔ اولاد بھی سَو سے زیادہ اور باغ ان کا سال میں دو دفعہ پھلتا تھا۔[1] آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عرق[2] مبارک سے ایسی عطر کی خوشبو آتی، کہ جس کے کپڑے کو لگ جاتا، وہ دھونے سے بھی نہ جاتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب چالیس سال کے ہوئے تو چھ ماہ کے بعد جبریل علیہ السلام غارِ حرا میں سُورہ خَلَقَ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دکھلا کر کہا کہ پڑھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ سو حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سینے سے لگایا۔ ایسا ہی تین دفعہ سوال وجواب ہوا پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ آئتیں پڑھیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے پاؤں مار کر چشمہ جاری کیا اور وضُو[3] کی ترکیب سکھا کر دو رکعت نماز پڑھائی اور سُورۃ الحمد شریف نماز میں پڑھنے کے واسطے سکھائی۔ ساتویں سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو معراج شریف ہوا۔ عرش معلّے[4] سے باہر بلند لے انتہا تک سیر کر کے پھر مکہ شریف میں پہنچے۔ اور کل کائنات[5] اور بہشت اور دوزخ کی سیر فرمائی۔ بعدہٗ بحکم خداوند کریم مدینہ منوّرہ میں رہے۔ بعدہٗ بحکم پروردگار اس جہان سے انتقال فرمایا۔

---

[1] شواہد النبوت میں ان کا قصہ مفصل مذکور ہے اور مدارج النبوت میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مجمل بیان کر کے لکھا ہے کہ محدثین کو ان احادیث میں کلام ہے مگر متاخرین نے ان کو صحیح مانا ہے [2] عرق: پسینہ۔

[3] وضو کی ترکیب اور نماز کی حقیقت کے لیے اسلام کی دوسری کتاب مصنفہ مولوی غلام قادر مرحوم دیکھو

[4] عرش معلّے: تختِ بلند [5] کائنات: مخلوقات، موجودات۔

فرشتوں کے بیان میں

فرشتوں پر ایمان لانا فرض ہے۔ فرشتے نوری بدن رکھتے ہیں۔ ہر وقت ذکر اور اطاعت[1] میں مصروف[2] ہیں۔ خدا کی بندگی ان کی زندگی ہے۔ کھانے پینے کے محتاج نہیں فرشتوں اور جنوں میں فرق ہے کہ جنات آگ و ہوا گرم سے پیدا ہوئے ہیں۔ فرشتے صرف نور سے مخلوق ہوئے ہیں۔ جنات اور ملائکہ کو طاقت ہے کہ جس صورت میں ان کا جی چاہے اپنی شکل بنالیں۔ کامل بندوں کو خدا تعالیٰ نے طاقت دی ہے کہ دوسرے بندے کی شکل بن جائیں۔ فرشتے میں یہ طاقت نہیں کہ دوسرے فرشتے کی صورت بنیں۔ ایک ولی دوسرے آدمی کی صورت بن سکتا ہے۔

عقائد[3] کا بیان

علم دین کا پڑھنا بقدرِ حاجت ہر مومن پر فرض ہے بعد تکمیل[4] ایمان و اعتقاد کے وضو غسل، نماز اور روزہ کا جاننا ہر ایک پر فرض ہے اور احکام زکوٰۃ کے سیکھنے مال دار پر فرض ہیں۔ احکام حج[5] کے سیکھنے حج کرنے والوں پر فرض ہیں، احکام بیع[6] کے سیکھنے تاجروں[7] پر فرض ہیں۔ ایسا ہی جو اہل حرفہ[8] ہیں ان کو اس حرفہ کے احکام شرعی سیکھنے فرض ہیں۔ تاکہ حرام اور مکروہ سے بچے رہیں۔ الغرض پانچ بنائے اسلام کے سیکھنے فرض ہیں۔ علم اخلاص کا جس سے نیت آدمی کی خالص اللہ کے واسطے ہوتی ہے۔ ہر ایک مسلمان پر سیکھنا فرض ہے اسی سبب سے پیرو مرشد[9] پکڑنا فرض ہے اور ساری حلال و حرام چیزیں جاننی فرض ہیں۔

---

[1] اطاعت۔ فرمانبرداری [2] مصروف۔ پھیرا گیا۔ مشغول۔ [3] دل کی باتیں۔ آدمی کا دین اور مذہب جس کا وہ اعتقاد رکھے (منتہی الادب) [4] تکمیل، مکمل کرنا۔ پورا کرنا [5] حج کے احکام سیکھنے ہوں تو اسلام کی تیسری کتاب [6] بیع کے احکام سیکھنے کیلئے اسلام کی چوتھی کتاب مصنفہ مولوی غلام قادری مرحوم پڑھو۔ [7] تاجروں، بیوپاریوں [8] حرفہ صاحب پیشہ [9] مرشد۔ رہبر۔ ارشاد کرنیوالا۔

اور ایسا ہی علم ریا[1] اور حسد[2] اور عجب[3] اور خرید و فروخت کا سیکھنا فرض ہے نکاح و طلاق کا علم نکاح کرنے والے پر فرض ہے۔ الفاظ[4] حرام و کفریات[5] کا علم بھی فرض ہے۔ اور ہر ایک آدمی خواہ مرد ہو یا عورت اس سے غافل نہ رہیں۔ اکثر لوگ بہ سبب جہالت کے کلماتِ کفر بول جاتے ہیں۔ جب تک ان چیزوں کا علم نہ ہو، تب تک اس کو اسلام اور کفر کے درمیان فرق معلوم نہیں ہو سکتا ہے ان کے واسطے فقہ[6] کا علم کافی ہے۔ اسی واسطے علم فقہ پڑھنا فرض ہے۔ موت اپنے وقتِ مقررہ پر جب آتی ہے تو آگے پیچھے نہیں ہوتی۔ سوال منکر نکیر کا قبر میں برحق ہے۔ قبر کا عذاب کافروں[7] اور منافقوں[8] کو ضرور ہوگا۔ مومن گنہگار کو بقدر گناہوں کے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو کسی کو نیک عمل یا دعائے ولی کامل یا دعائے والدین یا شفاعت جناب سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سبب معاف فرما دے۔ جب قیامت آئے گی تو سب مُردے قبروں سے نکلیں گے اور گروہ گروہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جائیں گے۔ اور ہر گروہ کا امام یا پیشوا اس گروہ کے آگے ہوگا۔ ہر ایک اُمت کا امام اس کا نبی ہوگا اور اس امت کے امام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں گے پھر اُمت میں ہر ایک مذہب والا اپنے اپنے امام کے پیچھے مقتدی ہوگا۔ بدکاروں کے فرقے جدا ہوں گے، نیکوکاروں کے جدا۔ اعمال کا حساب ہوگا۔ تمام مومنوں کے اعمال تولے جائیں گے، کافروں اور منافقوں کا حساب نہ ہوگا۔ اور نہ وزنِ اعمال ہر ایک جگہ پر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ

---

[1] ریا۔ دکھلاوا [2] حسد، دکھ، جلاپا [3] عجب۔ گھمنڈ [4] الفاظ جمع لفظ کی۔ منہ سے نکلی ہوئی بات [5] منہ سے ایسی کلام نکلنا جس سے کفر لازم ہو۔ کفریات کا ذکر دیکھنا ہو تو اسلام کی نویں رکتاب مصنفہ مولوی غلام قادر مرحوم منگا کر پڑھو۔ [6] فقہ دریافت کرنا، جاننا، سمجھنا [7] کافر دینِ حق کا منکر۔ کسان۔ اس کا مادہ کفر ہے معنی چھپانا یا ڈھانپنا کاشت کار دانہ کو زمین کے نیچے چھپاتا ہے۔ رات کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ چیزوں کو چھپا لیتی ہے [8] منافق۔ دو رویہ دل سے کچھ اور اوپر سے کچھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کچھ لوگ منہ سے اسلام کا اقرار کرتے اور دل سے مسلمان نہیں ہوتے تھے، سخت خطرناک لوگ تھے۔ اسی واسطے ان کے خطرے کی آگاہی کیلئے قرآن پاک میں تیرہ آیتیں آتی ہیں۔ اب کوئی منافق نہیں مگر منافقوں کی سب خصلتیں بعض لوگوں میں موجود ہیں۔ مثلاً وعدہ خلاف، جھوٹ بولنے والا، گالی نکالنے والا۔

واٰلہٖ وسلم شفاعت کریں گے، حوضِ کوثر[1] میدانِ قیامت میں لایا جائے گا۔ سو حوضِ کوثر کے پانی نہ ملے گا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو غلام اور فرماں بردار ہے۔ وہی اس سے پانی پیئے گا۔ جب مُردے قبروں سے نکلیں گے تو اعمال نامے عرش سے اڑتے ہوئے ہر ایک کے ہاتھ میں آپڑیں گے۔ نیکوں کے آگے سب سے پہلے داہنے ہاتھ میں اور کفاروں کے پیچھے سے بائیں ہاتھ میں۔ نیک لوگ پڑھ کر خوش ہوں گے اور بدکار روئیں گے، اس دن سب کو حکم ہوگا کہ پروردگار کے سامنے سجدہ کرو۔ جو لوگ دُنیا میں نماز پڑھتے ہیں وہ سجدہ کریں گے۔ اور جو لوگ نماز نہیں پڑھتے وہاں ان کی پُشت[2] تانبے کا تختہ بن جائے گی۔ وہ سجدہ نہ کرسکیں گے۔ پُل صراط بال سے باریک اور تلوار سے تیز تین ہزار سال کا راستہ ہے، وہ دوزخ کے دہانے پر بچھائی جائے گی۔ نیک لوگ بجلی کی طرح جلد نکل جائیں گے۔ بعض تیز ہوا کی طرح اور بعض دوڑ کر، گنہگار آہستہ آہستہ قدم رکھیں گے۔ کوئی گر پڑے گا۔ بہشتی لوگ جب بہشت میں داخل ہوں گے تو پہلا کھانا ان کو کباب[3] گوشۂ جگر اس مچھلی کا ملے گا جس کی پُشت پر بیل کھڑا ہے۔ بیل کی کوہان پر پتھر ہے۔ پتھر پر ایک فرشتہ کھڑا ہے جو سات زمینوں کو کلائی میں لیے ہوئے ہے۔ دوزخیوں کو پہلا کھانا اس بیل کی تلی کا ملے گا۔ بعد اس کے درمیان دوزخ اور بہشت سے موت کو جو بصورت مینڈھا ابلق[4] کے ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام ذبح کریں گے۔ اس کے بعد موت کسی کو نہ آئے گی۔

اخلاق[5] و آداب کے بیان میں

سخن چین کی صحبت سے پرہیز کرو۔ چُغل خور کو پاس نہ بیٹھنے دو۔ خود غرض سے کنارہ

---

[1] حوضِ کوثر جنت میں ایک چشمہ کا نام ہے۔ بہت سا۔ بہت خوب۔ بہت میٹھا [2] پُشت۔ پیٹھ [3] یہ مضمون بخاری شریف جلد ۲ ص ۱۳۵ اور حیواۃ الحیوان مصری کے ص ۱۶۸ اور ص ۲۶۵ پر اور مواقیت الجواہر جلد ۲ ص ۱۶۰ پر ہے [4] مسلم جلد ۲ نولکشوری ص ۲۸۲ سطر ۱۳ ترمذی جلدی ۲ ص ۷۹ بخاری و نسائی رلواقیت جلد ۲ ص ۱۶۵ میں ہے [5] اخلاق: جمع خلق کی۔

کرو۔ امین وہ اچھا ہے جو خیانت نہ کرے۔ قانع[2] وہ ہے، جو طمع نہ کرے۔ آدمی کو ہمیشہ نیک خو رہنا چاہیئے۔ عیب[3] جوئی کرنا نیکوں کا کام نہیں۔ بخیل کو نوکر نہ رکھ۔ کم ہمت اور کمینے آدمی سے اجتناب[4] کرنا چاہیئے۔ غیبت[5] کرنے والا بداصل ہوتا ہے۔ غیبت کرنے والا زانی[6] سے بھی بدتر ہے۔ چپ رہنا بہتر ہے۔ بری باتوں سے نیک باتیں بہتر ہیں، خاموشی سے۔ قابل تربیت[7] وہ ہے جو ادب رکھے۔ اتفاق بہتر ہے نفاق[8] سے۔ طاعت پروردگار کو حاکم کی خدمت سے مقدم جانو پروردگار سے امید رکھو جو کچھ دیتا ہے وہی دیتا ہے۔ بد کی صحبت میں نہ بیٹھو۔ نیک صحبت اختیار کرو۔ کسی سے بدی نہ کرو۔ جہاں تک ہوسکے نیکی کرو۔ بلند ہمت رکھو، تاکہ اعتبار زیادہ ہو۔ طمع کرنا برا ہے۔ اپنے رتبے، عزت اور بزرگی پر غرور ہرگز نہ کرنا چاہیئے کہ ہمیشہ نہیں رہتا۔ ہر کمال کو زوال ہے۔ جو کسی سے بدی کرتا ہے وہ اپنے آپ سے بدی کرتا ہے۔ اگر کسی سے مضرت[9] یا نقصان پہنچے تو صابر اور شاکر رہو۔ اپنے آپ کو حقیر اور عاجز جانو جو کام شروع کرو، اس کے انجام کو خوب سوچ لو تاکہ آخر میں پریشانی نہ ہو۔ دوست صادق[10] پیدا کرو۔ ہجوم خلق[11] اور آمد و رفت آدمیوں سے نہ گھبراؤ اور ترش رو مت ہو۔ کسی سے رشوت نہ لو۔ امیدواروں اور حاجت مندوں کی حاجت برآری میں بہت کوشش کرو۔ جو کام شروع کرو۔ پہلے۔ بِسْمِ اللّٰهِ[12] پڑھو۔ کھانا حلال کھاؤ۔ حرام سے پرہیز کرو۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا افلاس کو دور کرتا ہے۔ جو طعام کی عزت کرتا ہے۔ اس کی خدا عزت کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے وقت مؤدب[13] ہو کر بیٹھو نماز اور کھانے کا وقت برابر ہو تو پہلے کھانا کھالو۔ اگر بھوک غالب نہ ہو تو نماز کو مقدم سمجھو۔ جس کھانے میں بہت سے ہاتھ پڑیں اس

---

[1] امانتی [2] قناعت کرنے والا [3] عیب ڈھونڈنا [4] پرہیز کرنا [5] کسی کی پیٹھ پیچھے برائی کرنا [6] زنا کرنے والا [7] پرورش کرنے والا [8] دورِول۔ کینہ [9] نقصان [10] سچا [11] انبوہ [12] آنا جانا [12] بسم اللہ شریف کی فضیلت کے لیے اسلام کی چھٹی کتاب مصنفہ مولوی غلام قادر صاحب مرحوم منگا کر پڑھو۔

[13] مؤدب۔ باادب۔

میں برکت ہوتی ہے۔ تکیہ لگا کر یا لیٹ کر کھانا مکروہ ہے۔ کھانا کھانے کے وقت لُقمہ چھوٹا لو
خُوب چبا کر نگلو۔ جب تک نگل نہ لو۔ دوسرے لُقمہ پر ہاتھ نہ بڑھاؤ۔ کسی کھانے کی مذمت نہ
کرو۔ اور کھانا کنارے سے کھانا شروع کرو، چوٹی اور درمیان سے کھانا منع ہے۔ چھُری سے
روٹی یا پختہ[1] گوشت نہ کاٹو۔ اگر گوشت سخت ہو تو نوچ کر کھاؤ۔ روٹی پر ہڈی وغیرہ نہ رکھو، جس
چیز کے ساتھ روٹی کھاتے ہو، اس کا روٹی پر رکھنا منع ہے۔ جب تک انگلیاں منہ سے
چاٹ نہ لو، ہاتھ نہ پونچھو۔ کیونکہ معلوم نہیں کہ برکت کس طعام میں ہے۔ ہاتھ روٹی سے نہ پونچھو
جو بھور اگرے، اس کو اٹھا کر کھا لو کہ رزق کشادہ ہوتا ہے۔ اور اولاد خوب صُورت' ایسا بھورا
بیماری سے محفوظ رکھتا ہے۔ طعام کے اندر پھُونکیں نہ مارو بلکہ ٹھنڈا کر کے کھاؤ۔ پانی پیتے وقت
کوزہ داہنے ہاتھ سے پکڑو۔ پانی لیٹ کر یا تکیہ لگا کر یا کھڑے ہو کر پینا منع ہے۔ پانی پینے کے وقت
سانس تین لو۔ سات گھونٹ پینے کے بعد دم لینا پیٹ کی بیماری سے بچاتا ہے اور ہچکی ہو تو دور ہو جاتی ہے۔
جب بہت سے آدمی بیٹھے ہوں تو پانی داہنے ہاتھ سے پلانا شروع کرو۔ کھانے کے بعد رُمال سے ہاتھ صاف
کر کے دھونے چاہئیں۔ ایک دوسرے کے برتن میں سوا دوستوں کے کھانا پینا مُباح[2] نہیں،
کھانا کھانے کے بعد خلال کرنی سنت ہے۔ جو خلال سے نکلے اس کو پھینک دو اور جو زبان سے بغیر خلال
کے نکلے اس کو نگل لو تو مضائقہ[3] نہیں۔ دسترخوان اُٹھانے سے پہلے نہ اُٹھو۔ اگر کسی غیر کا کھانا کھاؤ تو اس
کیلئے دعا کرو۔ اگر تمہارے عمل میں قصور ہے، تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ کسی کی غیبت نہ کرو۔ جس عیب میں خود
مبتلا[4] ہو اس پر دوسرے کو بُرا مت کہو۔ پہلے اس کو سنوار و، تب دوسرے کو کہنا جائز ہے۔ اپنے اعمال کو ریا[5]
سے بچاؤ۔ دُنیا میں اتنے مشغول نہ ہو جاؤ کہ آخرت بھول جائے۔ اپنے آپ کو نیکوں سے
بزرگ نہ جانو۔ مجلس میں فحش[6] نہ بکو تاکہ لوگ تمہاری بد خلقی سے پرہیز نہ کریں۔ نیک لوگوں کی آبرو[7]
کو اپنی زبان سے ٹکڑے مت کرو تاکہ دوزخ کے کُتّے تمہارے بدن کو ٹکڑے مت کریں۔ جو کوئی

---

[1] پختہ گوشت۔ پکا ہوا گوشت [2] جس کام میں کچھ عذاب یا ثواب نہ ہو [3] مضائقہ۔ تنگی، دشواری، حرج [4] مبتلا،
پھنسا ہوا، آزمایا گیا، گرفتارِ بلا [5] ریا۔ دکھلاوا۔ کسی کو دکھا کر نیک کام کرنا [6] معروف [6] فحش، بے حیائی [7] آبرو، عزت

خُدا کی نعمت کی قدر نہیں کرتا، وہ نعمت اس سے چھین لی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ تکبّر[1] والوں کو دوست نہیں رکھتا تکبّر والا جب تک ذلیلوں[2] کے ہاتھ سے ذلت نہ اٹھائے گا، دنیا سے نہ اُٹھے گا۔ لالچی جب تک روٹی کے ایک ٹکڑے اور پانی کے گھونٹ کا محتاج[3] نہ ہوگا، نہیں مرے گا۔ اور اترانے والا جب تک اپنے پاخانہ اور پیشاب میں آلودہ نہ ہوگا، نہیں مرے گا۔ خدا تعالیٰ عملوں اور صورتوں پر نظر نہیں کرتا بلکہ وہ دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔ دل خدا تعالیٰ کے دیکھنے کی جگہ ہے اس کو پاک رکھو۔ اگر وہ درست ہوگا تو سارا تن درست ہوگا۔ اور اگر وہ بگڑے گا تو سارا تن بگڑے گا، جیساکہ درستی سب عضوؤں کی درستی پر موقوف ہے ضروری ہے کہ اس کی درستی میں کوشش کی جائے۔ جب بادشاہ نیک ہوگا تو رعیت بھی نیک ہوگی۔ آدمی کے حق میں دل ایک جوہروں[4] کا خزانہ ہے۔ وہ بات مت کہو جو تیرے دانتوں کو توڑ دے اگر نکمّی باتوں کے سننے سے کان کی حفاظت کروگے۔ تو سب بلاؤں سے محفوظ رہوگے۔ زبان کی نگہبانی میں جس طرح ہوسکے کوشش کرو۔ بدرہ بولو شیطان آدمی کا راہزن[5] ہے جس طرح ہوسکے۔ اس سے بچو۔ ذکر الٰہی کیا کرو۔ تاکہ شیطان دور ہو۔ شیطان کے وسوسے مثل تیروں کے ہیں۔ ان کو ہمیشہ پھینکتا رہتا ہے۔ کبھی شیطان خیر کی طرف توجہ دلاتا ہے مگر غرض اسکی شر[6] کی ہوتی ہے۔ خیر کی رغبت دلانا اسکا اس وجہ سے ہے کہ اس خیر میں کوئی ایسا گناہ ہو، جس کی سزا اس خیر کے ثواب سے زیادہ ہو۔ جیسا کہ عُجب وغیرہ یا بڑی خیر سے محروم رہے۔ جیسے اکیلے نماز پڑھے، جماعت سے محروم رہے۔ طالب عبادت کو نفس سے بچنا لازم ہے، جو ہر وقت خرابی کی طرف بلاتا ہے۔ نفس سب دشمنوں سے زیادہ دشمن ہے۔ اس کی بلا بھی سب بلاؤں سے سخت ہے۔ اس کی دوا اور علاج کرنا بھی بہت مشکل ہے۔ کیونکہ یہ اپنے اندر کا دشمن ہے۔ گھر کے چور کا دفع کرنا بہت دشوار ہے۔ اپنے نفس کی خرابیاں بہتر معلوم ہوتی ہیں۔ اس لیے اس کو عیب معلوم نہیں ہوتے۔ کیونکہ بُرے

---

[1] تکبّر، بڑا بننا۔ [2] ذلیلوں، کمینوں [3] محتاج، حاجت مند [4] جوہروں، موتیوں [5] رہزن۔ ڈاکو۔ [6] شر برائی۔ شرارت۔

کی سلائی جب تک دور ہوتی ہے تو نظر آتی ہے جب آنکھ میں ڈال لیتے ہیں تو دیکھ نہیں سکتے جب کہ نفس کا حال یہ ہے تو کیا عجب ہے کہ جلد تر آدمی کو ہلاکت میں ڈال لے اور اس کو خبر تک نہ ہو۔ اس لیے چاہیے کہ تقویٰ[1] میں بڑا مرتبہ حاصل کرنا چاہیے۔ آنکھ کی حفاظت کرنا لازم ہے کیونکہ وہ سب فتنوں اور آفتوں کا سبب ہے۔ عبادت کا مزہ اور مناجات[2] کی لذت پانی بہت بڑی نعمت ہے جس نے آزمایا ہو، وہ اس کا مزا جانتا ہے۔ نظر کو بے فائدہ چیزوں سے روکنا عبادت کی لذت اور حلاوت[3] اور دل کی صفائی پیدا کرتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ اپنے عضووں[4] کا دھیان کرو کہ ہر ایک کو کس لیے پیدا کیا ہے۔ اس کام کے لیے اس کو برتو۔ مثلاً پاؤں بہشت کے باغوں اور محلوں میں جانے کے لیے پیدا کیے ہیں اور ہاتھ بہشت کے میوے لینے کے لیے پیدا کئے ہیں۔ اسی طرح آنکھ کو سمجھو کہ پروردگار عالم کے دیدار کے لیے پیدا ہوئی ہیں۔ پس سب اعضاء اپنی اپنی عبادت میں ہیں۔ قیامت میں فائدے اٹھائیں گے۔ اگر حد سے تجاوز[5] کریں گے۔ تو دوزخ میں جائیں گے۔

قرآن شریف کے فضائل

آداب تلاوت کے بیان میں

حدیث صحیح میں ہے۔ تم میں اچھا وہ شخص ہے جو سیکھے اور سکھاوے قرآن شریف کو۔

دوسری حدیث میں ہے جو مومن قرآن شریف پڑھتا ہے، مثال اس کی ترنج[6] کی سی ہے کہ بو بھی اچھی اور مزہ بھی اچھا، اور جو مومن قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی ریحان کی ہے۔ یعنی ناز بو کی کہ بو اچھی اور مزا کڑوا۔ اور فاجر[7] جو قرآن شریف نہ پڑھے، مثال اس کی اندرائن[8] کے پھل کی ہے، کہ مزا کڑوا اور بو نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص قرآن شریف کو حفظ کرے اور اس کے حلال و حرام

---

[1] پرہیزگاری [2] خدا کے حضور میں بات کرنا۔ کان میں بات کرنا [3] مٹھاس [4] اعضاء، جوڑ [5] تجاوز۔ حد سے گزرنا [6] بزرگیں شہ پڑھناشہ ترنج۔ نارنگی [7] بدکار [8] اندرائن۔ تماں۔

پر عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں داخل کرے گا اور اس کے گھر کے دس آدمیوں کو
بخشے گا، کو جن کیلئے دوزخ ہے۔ قرآن شریف کے پڑھنے سے جو نور پیدا ہوتا ہے، وہ فرشتوں کی غذا
ہے۔ اس واسطے وہ مشتاق ہوتے ہیں اور دُعا دیتے ہیں۔ جیسے بھوکا آدمی جب کسی سے کھائے
تو دُعا کرتا ہے۔ جو لڑکا بِسْمِ اللّٰہ شریف شروع کرے تو اس کے ماں باپ کو سات
پُشت تک نُور کا تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی بہت اچھی ہوگی۔ فرمایا حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جس کھال میں قرآن مجید ہوگا۔ آگ اس کو اثر نہ کرے گی۔ یعنی جس کو
قرآن شریف یاد ہوگا، اس کے دل میں آگ نہ لگے گی۔ جنت میں شادکام ہوگا۔ عالم کے دل میں
قرآن شریف کے معانی[1] ہوتے ہیں۔ الفاظ نہیں۔ یہ عالم کے واسطے ہے۔ بھولنا قرآن مجید[2]
کا کبیرہ[3] گناہ ہے۔ جو شخص قرآن شریف پڑھ کر بھول جائے گا۔ خدا تعالیٰ اُس کو قیامت میں
خیر و برکت سے خالی اٹھائے گا۔ اول مسواک[4] کرو۔ اور پھر وضو کر کے پاکیزہ مکان میں خالص نیت
سے رو بہ قبلہ نمازی لباس و نشست کے ساتھ مودب بیٹھو اور اگر مسجد ہو تو بہتر ہے۔ اور قرآن شریف
اونچی رحل وغیرہ پر رکھو پہلے اَعُوْذُ پھر بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھو۔ پھر صدق دل سے تلاوت کرو سوائے
سُورۂ **توبہ** کے ہر سُورۃ کے اول بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھ لیا کرو۔ اور اسی طرح اثنائے
تلاوت میں کوئی کام شروع کرو پھر اعوذ باللہ پڑھ لو اور تصور کرو کہ ہم خدا تعالیٰ سے کلام کرتے ہیں
گو اس کو دیکھتے ہیں اور جو یہ نہ ہو سکے تو جانو کہ ہمیں دیکھتا ہے۔ اور احکام فرماتا ہے۔ اور ممنوع[5]
باتوں سے روکتا ہے۔ اور آیت ترہیب[6] پر ڈرنا چاہیے۔ اور فرمایا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم نے کہ افضل عبادت میری اُمت کی تلاوت کلام اللہ ہے۔ ہزار سال[7] قبل از خلق خود خدائے
پاک سُورۂ طٰہٰ و یٰس پڑھتا تھا۔ جب ملائکہ[8] نے سنا تو بولے، خوشی ہے اُن لوگوں کے

---

[1] معانی، معنی [2] مجید۔ بزرگ [3] کبیرہ۔ بڑا [4] مسواک۔ دانت صاف کرنے کا آلہ۔
[5] ممنوع، منع کی ہوئی باتیں [6] ترہیب۔ ڈرنا [7] مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۱۸۶، مرقات جلد ۲ مصری ص۵۹۰
اشعۃ اللمعات جلد ۲ صفحہ ۱۴۶، مظاہر حق جلد ۲ صفحہ ۲۲۸، ۲۱۶ [8] ملائکہ، فرشتے۔

واسطے جن پر یہ کلام پاک نازل ہوگی، اور خوشی ہے ان سینوں کے واسطے جن میں یہ کلام پاک ہوگی اور خوشی ہے ان زبانوں کے واسطے جو یہ کلام پڑھیں گی۔ قرآن شریف کو پڑھنا اور موت کو یاد کرنا دل کے زنگار کو صاف کرتا ہے۔ جب آدمی قرآن شریف پڑھتا ہے تو فرشتہ دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے۔ جو آدمی صبح کے وقت قرآن شریف کی سو آیتیں پڑھے۔ اس کے اعمال کل مخلوقات کے برابر آسمان پر جاتے ہیں۔

پند و نصائح[1]

کسی مسلمان سے تکبر اور غرور[2] کرنا اچھا نہیں۔ اللہ تعالیٰ متکبر[3] کو دشمن رکھتا ہے۔ جو تکبر اور غرور کرے گا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ کسی پر بہتان نہ لگاؤ۔ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے کینہ دل میں نہ رکھو۔ وعدہ خلافی کرنا مردوں کا کام نہیں۔ جب آپس میں لڑائی ہو پڑے تو گالی نہ دو۔ اپنے ہمسائے[4] کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اس کو ناراض نہ ہونے دو اور کسی طرح کی تکلیف نہ دو اور اسے ہمیشہ خوش رکھو جس کام میں تم سے مدد چاہے۔ اس کی مدد کرو اور اس کی حاجت روائی میں حتی الامکان[5] دریغ نہ کرو۔ ہمسائے کی عزت اور ناموس کو اپنی عزت جانو۔ اگر ہمسائے کے گھر میں موت ہو جائے تو اس کی تجہیز[6] و تکفین[7] میں مدد کرو۔ اپنے ماں باپ کو راضی رکھو۔ کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف نہ کرو۔ ان کے تابعدار رہو۔ برا خیال دل میں نہ لاؤ۔ بدی کے عوض[8] کسی سے بدی نہ کرو۔ دوست وہ ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔ نیک کام میں جس قدر ہو سکے کوشش کرو۔ احمق اور نادان آدمی کی صحبت میں نہ بیٹھو۔ عقلمند اور دانا آدمی کی صحبت اختیار کرو۔ جوانی میں نیکی کرنے کی کوشش کرو۔ ہر لباس میں یکساں[9] مزاج رہو۔ کام کاج میں سستی نہ کرو۔ آج کا کام کل پر نہ ڈالو۔ دن کو کام

---

[1] پند و نصائح نصیحتیں [2] غرور۔ گھمنڈ۔ فریب [3] متکبر۔ اترانے والا۔ مغرور [4] ہمسائے۔ پڑوسی [5] حتی الامکان جہاں تک ہو سکے۔ [6] تجہیز۔ تیاری [7] تکفین۔ کفن دینا [8] عوض۔ بدلہ [9] یکساں۔ برابر [10] عداوت۔ دشمنی [11] شرارت۔ برائی [12] حشمت۔ دبدبہ۔ زندگی۔

کرو اور رات کو آرام کرو اور عبادت کرو۔ عداوت[1] اور شرارت[2] سے کنارہ کرو۔ ہمیشہ ہوشیار
اور دلیر رہو۔ دولت اور حشمت[3] کا غرور نہ کرو۔ اُستاد کی عزّت ماں باپ سے زیادہ کرو۔
آمدنی سے زیادہ کبھی خرچ نہ کرو۔ جو شخص اپنے سے بڑا ہو۔ اس کی ہنسی نہ کرو۔ جب کوئی
شخص کسی سے بات کرتا ہو تو ہرگز ان کے بیچ میں نہ بولو کسی کی غیبت نہ کرو۔ جہاں تک ہو
سکے سخاوت کرو۔ کسی غیر کے نام کا خط نہ پڑھو۔ اپنی یا اپنے کُنبے کی تعریف اپنے منہ سے
نہ کرو۔ ایسا کپڑا یا پوشاک نہ بناؤ جو عورتوں کو زیبا ہو۔ جہاں تک ہو سکے لڑائی جھگڑا نہ
کرو۔ ہر ایک کام میں جلدی نہ کرو۔ مہمان کے روبرو کسی سے خفا نہ ہونا چاہیے۔ مہمان سے
کچھ کام نہ لو۔ بلکہ خود اس کا کام کرو۔ کسی کا جھگڑا اپنے ذمّے نہ لو۔ صحت ایک بڑی نعمت
ہے دُنیا میں اپنے تئیں مسکین اور متواضع[4] بنائے رکھو۔ خدا تعالیٰ سے ہر وقت سچّا
رہنا چاہیے۔ اپنے نفس پر قہر کرنا اچھا ہے۔ کسی پر تعدّی[5] نہ کرو۔ دشمنوں پر حلم[6] کرو۔
مسافروں سے تندی[7] سے پیش نہ آؤ۔ نیک کاموں میں ثابت قدمی اختیار کرو۔ جو صبر کرتا
ہے، فتح پاتا ہے۔ وقت بہت قیمتی شے ہے۔ اس کو ضائع نہ ہونے دو موت کو ہمیشہ یاد رکھو
طمع ذلت[8] کی کُنجی ہے۔ عقل مند اشارے پر چلتا ہے۔ بیوقوف اپنی بیوقوفی کی سزا پاتا ہے۔ سب
کو نیک راہ کی ہدایت کرو۔ عداوت اور شرارت سے کنارہ کرو۔ خیالی بات کا یقین نہ رکھو۔
جھوٹ بولنا بُرا ہے۔ نیکوں کے دُکھ اور سکھ میں شریک ہو۔ چوروں اور قمار باز[9] وں کے
ساتھ نہ چلو۔ جس کے دل میں بیر ہے، اس سے دُور رہو۔ بھلا کرو اور کسی کو دھوکا نہ دو۔
بھوکوں کو روٹی کھلانا ثواب ہے۔ ہر ایک سے سچ بولو۔ پڑھنے لکھنے کی خوب کوشش
کرو۔ عالموں کی تعظیم کرو۔ یہ جہانِ فناء اور کوچ کا سامان ہے۔ یہاں ہم مسافر ہیں۔ نیکی کما لو
بہت بکنے سے خرابی ہوتی ہے۔ یتیموں کی مدد کرو سُستی سے زیاں[10] ہوتا ہے۔ خُدا سے ہمیشہ نیک دُعا مانگا کرو۔

---

[1] عداوت۔ دشمنی [2] شرارت۔ برائی [3] حشمت۔ دبدبہ۔ زندگی [4] متواضع، عاجزی کرنے والا [5] تعدی۔ زیادتی۔
[6] حلم۔ بُردباری۔ [7] تندی۔ تیزی [8] ذِلّت۔ رسوائی۔ خواری۔ [9] قمار باز۔ جُوا کھیلنے والا [10] زیان۔ نقصان

ایمان کے بیان میں

ایمان کے دو فرض ہیں۔ (۱) خدا تعالیٰ کی وحدانیت[1] اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی دل سے تصدیق[2] کرنا (۲) کلمہ طیبہ[3] کو زبان سے پڑھنا۔

ایمان کی سات صفتیں ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ (۲) فرشتوں پر ایمان لانا۔
(۳) کتابوں پر ایمان لانا۔ (۴) پیغمبروں پر ایمان لانا۔
(۵) قیامت پر ایمان لانا۔ (۶) تقدیر الٰہی پر ایمان لانا۔
(۷) مر کے جی اٹھنے پر ایمان لانا۔

اسی طرح ایمان کی سات شرطیں[4] ہیں۔ جس میں یہ شرطیں نہ ہوں، وہ ایمان دار نہیں۔

(۱) اختیار سے ایمان لانا۔ (۲) خدا کو غیب دان جاننا۔
(۳) غیب پر ایمان لانا۔ (۴) حلال کو حلال جاننا
(۵) حرام کو حرام جاننا (۶) خدا کے قہر اور غضب سے ڈرتے رہنا۔
(۷) اس کی بخشش اور رحمت کا اُمیدوار رہنا۔

ایمان سلامت رہنے کی چار شرطیں ہیں:۔

(۱) ایمان پانے سے خوش رہنا۔ (۲) ایمان جانے سے ڈرتے رہنا۔
(۳) ایمان جانے کی حرکات[5] سے باز رہنا۔ (۴) مسلمان بھائی پر مہربان رہنا۔

ایمان کے بارہ واجب ہیں۔

---

[1] وحدانیت۔ ایک ہونا [2] تصدیق۔ سچا کرنا [3] کلمہ طیبہ۔ اوّل کلمہ یعنی پاکیزہ [4] شرطیں۔ لازمی باتیں
[5] حرکات۔ جنبش۔ ہلنا

(۱) بدعت[1] سے پرہیز کرنا۔ (۲) نیکوں کی صحبت میں رہنا۔
(۳) بدوں سے دور رہنا۔ (۴) اپنے لوگوں کو علم دین سکھانا۔
(۵) اپنے لوگوں سے ملاپ رکھنا۔ (۶) دو مسلمان لڑتے ہوں تو آپس میں صلح کرا دینا۔
(۷) یتیموں کو پیار دینا۔ (۸) مسکینوں پر رحم کرنا۔
(۹) پیاسے کو پانی دینا۔ (۱۰) بیمار کو پوچھنا۔
(۱۱) مسلمان کے راستے سے موذی چیز کو دور کرنا۔ (۱۲) مردے کو نہلانا۔

نماز کا بیان

ایمان کے بعد سب عبادتوں کی کنجی نماز ہے۔ جس نے نماز کو ادا کیا اس نے اپنے دین کو قائم رکھا جس نے نماز ادا نہ کی، اس نے دین کو خراب کیا۔ ہر ایک مسلمان کو چاہیئے کہ نماز ادا کرے۔ نماز کی فضیلتیں بے شمار ہیں۔ نماز جنت کی کنجی ہے۔ اور نماز کی کنجی پاکیزگی ہے بغیر پاکیزگی کے نماز درست نہیں ہوتی۔ جو مومن بالغ[2] ہے، اس پر نماز پنجگانہ فرض ہے۔ خواہ بیمار ہو یا تندرست۔ ہر ایک وقت کی نماز کو اس کے وقت پر ہی ادا کرنا اچھا ہے۔ سستی اور کاہلی سے تارکِ نماز نہ بننا چاہیئے۔ سوائے حیض و نفاس اور جنون دائم کے جو رات دن سے زیادہ ہو کسی وقت میں نماز معاف نہیں ہوتی۔ اگر سوتے یا بے ہوشی میں نماز فوت ہو جائے تو جب جاگے یا ہوش میں آئے تو فوراً نماز پڑھ لے۔ جتنی دیر کرے گا، گناہ بڑھتا ہے گا۔

---

[1] بدعت۔ نئی بات۔ اگر دینی احکام کی تکمیل کے لیے ہو تو بدعت حسنہ ہے۔ اگر دین میں رخنہ ڈالنے والی ہو تو بدعت سیئہ ہے۔ یہاں دوسری بدعت سے بچنا مراد ہے ورنہ قرآن مجید صرف، نحو، محراب، مسجد، زینت مساجد سب بدعت ہوئے۔

[2] بالغ جب لڑکے کو احتلام ہو یا حمل کرنے کے قابل ہو۔ اگر یہ نہ ہو تو جب پندرہ سال کا ہو جائے تو بالغ ہے۔ عورت کو جب حیض آ جائے یا احتلام ہو حاملہ ہو جائے۔ اگر یہ علامات نہ ہوں تو جب پندرہ سالہ ہو جائے بالغ ہے۔

اسلام کی دوسری کتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔[1]

حمد و ثنا و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک سب شریعتوں میں نماز فرض ہے۔ توحید اور ایمان کل عبادتوں کی جڑ ہے۔ کل انبیاء علیہم السلام توحید کی راہ بتاتے چلے آئے توحید اور ایمان بلاواسطہ عبادت ہے اور نماز کعبہ مکرّمہ کی تعظیم کے لیے ہے۔ اس واسطے نماز ایمان سے ادنیٰ[2] درجہ کی ہے۔ جب تک ایمان درست نہ ہو نماز کا ثواب کچھ نہیں۔ اگر کافر نماز کا پابند رہے تو چونکہ اس کا ایمان ٹھیک نہیں، اس لیے اس کی نماز مقبول نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علماء[3] اُمت نے ایمان کا درست کرنا مقدّم[4] رکھا۔ پہلے لڑکوں کے عقائد درست کرتے تھے۔ پھر نماز کے احکام سکھاتے تھے۔ بیمار اور مسافر وغیرہ کوئی عورت یا مرد، عاقل اور بالغ ایسا نہیں جس پر نماز فرض نہ ہو۔ ہاں چند روز حیض[5] و نفاس والی عورت کو نماز معاف ہے۔ شرائطِ نماز

---

[1] سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو پالنے والا جہانوں کا ہے اور (درجے) عاقبت کے پرہیزگاروں کے لیے ہیں اور درود و سلام اس رسول پاک پر جو سردار ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان کی آل اور اصحابوں پر علیہم السلام ان سب پر سلام ہو۔ [2] ادنیٰ درجہ کا [3] علم والے [4] مقدم۔ اول۔ عقیدے کے بالغ دیکھو اسلام کی پہلی کتاب صفحہ ۱۶ [5] شناخت بالغ عورت کے رحم سے جو خون تین سے کر دس دن تک آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں اور جو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے وہ نفاس کہلاتا ہے۔ انور رشید عفی عنہ۔

کے فرائض ہیں اور وقت کا معلوم کرنا بھی فرض ہے اگر کوئی نماز کے وقت میں شک رکھتا ہو اور نماز ادا کرے اور پھر معلوم ہو کہ وقت نہ تھا تو نماز اس کی ادا نہ ہوئی، پھر پڑھے۔

پائخانہ جانے اور استنجا کرنے کا بیان

جب پائخانہ میں داخل ہونے لگو تو پہلے بایاں پاؤں رکھو اور اعوذ[1] پڑھ لیا کرو۔ نجاست کی جگہ شیطان کے آنے جانے کی جگہ ہے۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب یا پائخانے کے لیے بیٹھنا منع ہے۔ پائخانہ پھرنے کے وقت باتیں نہ کرو۔ کیونکہ دو فرشتے جو ہر وقت تمہارے ساتھ ہیں اس وقت تم سے الگ ہو جاتے ہیں اور پردہ کر لیتے ہیں جب تم باتیں کرو گے تو ان کو تمہارے پاس آنے کی تکلیف ہو گی۔ اور تم کو دیکھ کر انہیں نفرت ہو گی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جہاں تک ہو سکے، آدمی اپنے آپ کو پیشاب سے بچائے۔ کیونکہ اکثر قبر کا عذاب اس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جب پائخانہ پھرنے کا ارادہ کرو۔ تو تین یا پانچ ڈھیلے[2] ساتھ لے جاؤ اور ہر ایک ڈھیلے کو تین تین دفعہ ٹھوکر لگا دیا کرو۔ کہ تسبیح[3] سے چپ رہیں۔ اگر جنگل میں پائخانہ یا پیشاب کرتے لگو تو زمین کو بھی تین دفعہ ٹھوکر لگا دیا کرو۔ جلدی سے ننگے نہ ہو جاؤ جب تک کہ زمین کے قریب یا جائے ضرور میں داخل نہ ہو لو جہاں تک ہو سکے پردہ کر کے پائخانے بیٹھو۔ اگر اکیلے بھی پائخانہ پھرنے لگو تو بھی حیاء کرو اور پردے سے بیٹھو۔ کیونکہ تمہارے ساتھ جو دو محافظ[4] ہیں۔ وہ تم کو تکلیف نہیں دیتے۔ اس لیے تم کو بھی چاہیے کہ ان کو تکلیف نہ دو۔ جب پائخانے سے نکلو، تو پہلے دایاں پاؤں باہر رکھو اور کہو

---

[1] اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے شیطانوں نر اور مادہ سے [2] پنجابی میں ڈھیم یا ڈلوانی کو کہتے ہیں [3] خدا کو پاکیزگی سے یاد کرنا [4] نگہبان

کہ شکر ہے خدا کا جس نے میرے پیٹ سے تکلیف دینے والی بلا نکالی اور جو چیز نافع قوت تھی، باقی رکھی۔ بخش دے اے رب ہمارے ہم کو سب تیری طرف آنے والے ہیں چاند اور سورج کے سامنے ننگا نہ ہونا چاہیے۔ خواہ جنگل ہو یا آبادی۔ حیا کرنا لازم ہے۔ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔ داہنا ہاتھ خدا تعالیٰ نے پاک چیزوں کے لیے بنایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بائیں ہاتھ ناپاکیوں کے لیے تھا اور دائیں ہاتھ سے آپ کھاتے پیتے اور وضو[1] کیا کرتے تھے۔ اس واسطے دائیں ہاتھ سے استنجا اور ناک وغیرہ صاف کرنا منع ہے۔ ہاں اگر کوئی مرض ہو، تو لاچاری ہے۔

غسل کا بیان

غسل کے تین فرض ہیں ۱۔ غرارہ[2] کرنا ۲۔ ناک میں پانی پہنچانا ۳۔ تمام بدن پر پانی بہا کر تر رکھنا۔ بدن کا ملنا فرض[3] نہیں مستحب[4] ہے اور سنت[5] طریق غسل کا یہ ہے، کہ اول شرمگاہ دھونا بعد اس کے جس جگہ پر نجاست لگی ہو اس کو دھونا۔ پھر طریق معمولی وضو کر کے سب بدن کو تر کرنا یہ وضو جو غسل کے وقت کیا ہے۔ نماز کے واسطے کافی ہے۔ خواہ برہنہ ہی وضو کیا ہو۔ دوسری بار وضو کرنا ضروری نہیں۔ البتہ مستحب ہے۔ چنانچہ وضو پر وضو کرنا نور علیٰ نور ہے اکثر آدمی اس سے بے خبر ہیں۔ وضو غسل کا کافی ہے۔

غسل کے فرض ہونے کا بیان

منی کا شہوت کے ساتھ کود کے نکلنا۔ جاگتے میں ہو یا سوتے میں یعنی منی گرتے

---

[1] جب واؤ کی زبر سے ہو تو اس کے معنی وضو کرنے والی چیز یعنی پانی مراد ہے [2] کلی کرنا [3] فرض جو حکم دلیل قطعی بے شبہ ہو وہ فرض ہے [4] مستحب جس کے کرنے سے ثواب اور نہ کرنے پر کچھ عذاب نہ ہو [5] سنت، جو کام حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور فرمایا ہو صحابہ کرام کا طریقہ ہو اس کو سنت کہتے ہیں اگر اس کی تاکید اکل ہو تو وہ سنت مؤکدہ ہے ورنہ زائدہ۔

وقت شہوت ہونے سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ منی جس وقت اپنی جگہ سے جدا ہو اس وقت شہوت کا ہونا شرط ہے۔ ہمر ذکر[1] سے نکلنے کا اعتبار نہیں۔ یہاں تک کہ اگر منی بے شہوت گرے تو غسل فرض نہیں ہوتا اور سونے میں جو ہوتا ہے، اُس کو احتلام[2] کہتے ہیں احتلام خواہ عورت کو ہو، خواہ مرد کو دونوں کے واسطے غسل فرض ہے۔ اگر عورت کے اندام[3] نہانی میں حشفہ[4] غائب ہو اور انزال ہو یا نہ ہو، عورت مرد دونوں پر غسل فرض ہوتا ہے۔ اور دُبر[5] میں حشفہ غائب ہونے سے بھی دونوں پر غسل فرض ہوتا ہے۔ منی کپڑے پر لگی ہوئی نظر آئے خواہ احتلام یاد نہ ہو تو بھی غسل فرض ہوتا ہے۔

غسل، سُنّت، واجب و مُستحب

چار غسل سُنت ہیں ۱۔ جمعے کا ۲۔ عیدین کا ۳۔ عرفہ کا ۴۔ احرام[6] کے وقت حاجیوں کو۔

دو غسل واجب ہیں ۱۔ مرے کو غسل دینا، زندوں پر فرض ہے ۲۔ غسل کرنا اس آدمی کو کہ پہلے کافر تھا اور جنب تھا۔ اب مسلمان ہوا۔ اس واسطے اس کو غسل واجب ہے۔ اگر پاک تھا ہو تو اس پر غسل واجب نہیں۔

چودہ غسل مستحب ہیں ۱۔ جب کافر مسلمان ہو ۲۔ اس لڑکے کو جو بالغ[7] ہوا ہو ۳۔ شبِ[8] برات کا ۴۔ لیلۃ القدر[9] کا ۵۔ آندھی کی نماز کے لیے ۶۔ استسقا[10] کی نماز کے لیے ۷۔ نماز ظلمت[11] کے لئے ۸۔ نعت خوانی وغیرہ یا کسی مجلس میں جانے کے لیے ۹۔ نیا کپڑا پہننے کے لیے ۱۰۔ میّت کو غسل دینے کے لعد ۱۱۔ گناہ سے توبہ کرنے والوں کیلئے ۱۲۔ سفر سے واپس

---

[1] ذکر ذال کی زبر سے ہے۔ مرد کے آلۂ تناسل کو کہتے ہیں [2] خواب میں مزہ دیکھنا۔ جماع کرنا۔ یہ لڑکے لڑکی کے بالغ ہونے کی علامت ہے۔ جب یہ علامت خواب میں ہوگی دونوں پر بلوغت کے احکام جاری ہوں گے [3] عورت کے پیشاب کی جگہ [4] سر ذکر [5] پیٹھ۔ اس کا فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ہو چکا ہے۔ اگر کوئی ایسا کام کریگا تو تلوار دوں سے اڑایا جائے گا۔ [6] حرام کرنا۔ یہاں سے حج کے افعال شروع ہوتے ہیں اور اکثر کام مثلاً عورت کے پاس جانا۔ خوشبو لگانا۔ شکار کرنا وغیرہ حرام ہو جاتے ہیں [7] بلوغ تخمینہ پندرہ سال کا ہوتا ہے [8] شب برات۔ شعبان کی پندرہویں رات کو کہتے ہیں [9] لیلۃ القدر بقول سیدنا امام اعظم رمضان کی ستائیسویں رات کو کہتے ہیں [10] مینہ مانگنا [11] اندھیرا

آنے والے کو ۱۳۔ عورت کو استحاضہ[1] کا خون آنے پر ۱۴۔ اس شخص کے لیے جس کے بدن میں پلیدی لگے اور مقام پلیدی معلوم نہ ہو اور پلیدی کم از کم درم کے برابر ہو۔

مسواک کا بیان

مستحب یہ ہے کہ مسواک پہلے تین دفعہ پانی سے تر کر کے داہنے ہاتھ سے پکڑ کر استعمال کرے۔ مسواک سیدھی بے گرہ اور نرم چھنگلی کے برابر موٹی اور ایک بالشت لمبی ہونی چاہیے۔ مسواک ہمیشہ دانتوں کی چوڑائی پر کرنی چاہیے۔ دانتوں کی لمبائی میں مسواک کرنے سے تلی بڑھ جاتی ہے۔ چار انگلیوں کے ساتھ مسواک پکڑنے سے بواسیر پیدا ہو جاتی ہے مسواک کرتے وقت پہلی تھوک نگلنے سے جذام اور برص پیدا ہوتا ہے۔ مسواک کرنے کے بعد چوسنے سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔ مسواک کر کے اُسے دھوئے بغیر رکھنے سے اُسے شیطان استعمال کرتا ہے۔ مسواک اگر بالشت سے زیادہ ہو تو اس پر شیطان سوار ہوگا۔ مسواک لٹا کر رکھنے سے جنون[2] پیدا ہوتا ہے ایذا[3] دینے والی لکڑی کی مسواک کرنی مکروہ ہے۔ انار، بانس اور ریحان[4] وغیرہ کی مسواک حرام ہے۔ سب سے بہتر مسواک پیلو[5] کی ہے پھر زیتون کی۔ جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مسواک زیتون کی ہوتی تھی۔ بلاناغہ موت کے سوا تمام بیماریوں کی شفا ہے۔ اس سے پل صراط پر تیز چلنا نصیب ہوگا مرتے وقت کلمہ یاد آجائے گا۔ منہ کو پاک کرنا خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ مسواک کرنے سے آنکھوں کی بینائی زیادہ ہوتی ہے۔ گندہ ذہنی اور گندہ بغلی کو دور کرتی ہے۔ اور خوشبو پیدا ہو جاتی ہے مسوڑھے قوی ہو جاتے ہیں۔ کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔ مسواک بلغم کو صاف کرتی ہے۔ نماز

---

[1] جو خون تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ ہو اور بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس دن سے زیادہ ہو تو وہ استحاضہ کہلاتا ہے

[2] پاگل ہونا [3] تکلیف [4] نازبو [5] ایک پودے کا نام ہے۔

کا ثواب ستر گنا بڑھاتی ہے۔ قرآن مجید کا راستہ صاف کرتی ہے۔ انسان میں خوش کلامی پیدا کرتی ہے۔ شیطان کو غصہ میں مبتلا کرتی ہے۔ نیکیوں میں ترقی بخشتی ہے۔ سَر کی رگوں کو آرام دیتی ہے۔ دانتوں کو طاقت دیتی ہے۔ روح کے نکلنے میں آسانی بخشتی ہے غرض مسواک کے فائدے بہت ہیں اگر مسواک نہ ہو تو سخت پارچہ کو شہادت کی انگلی یا انگوٹھے کے ساتھ استعمال کرے۔ دانت نہ ہوں تو مسوڑوں کو ملے۔ پہلے داہنی طرف اُوپر کے دانتوں پر مسواک شروع کرے۔ پھر نیچے کے دانتوں پر پھر بائیں طرف کے اُوپر کے دانتوں پر کرے اور تین دفعہ کلی کرے، پھر باقی وضو کرنا چاہیئے۔

وضو کا بیان

جس نے وضو کرتے وقت بسم اللہ[1] شریف پڑھ لی، گویا اس نے وضو کو مکمل اور بدن کو پاک کرلیا اور جس نے بسم اللہ شریف نہ پڑھی، اس نے نہ وضو مکمل کیا اور نہ بدن کو پاک کیا۔ پہونچوں کو پانی سے خوب دھولو۔ وضو میں کلمہ شہادت اور درود شریف پڑھنے سے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ وضو خوب متوجہ ہوکر کرو۔ کیونکہ پروردگار کے دربار میں حاضر ہونے کا وقت ہوتا ہے۔ اگر باتیں کیں تو خیال اور طرف لگ جائے گا۔ بغیر وضو کے نماز درست نہیں پیشاب پاخانہ وغیرہ سے فارغ ہوکر وضو کرنا چاہیے۔ وضو میں دائیں عضو[2] کو پہلے دھونا چاہیئے اور دھونے سے پہلے اس کو مل لینا چاہیے۔ ہر اندام[3] کے دھوتے وقت کلمہ شہادت اور بسم اللہ شریف پڑھیں۔

فرائضِ وضو

وضو کے فرض چار ہیں ۱۔ سارا مُنہ دھونا ۲۔ دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا۔ ۳۔ چوتھائی

---

[1] کیڑا [1] بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ شروع ساتھ نام اللہ تعالیٰ بزرگ کے اور سب تعریف واسطے اللہ تعالیٰ کے اوپر دین اسلام کے [2] جسم۔ [3] اعضاء

سر کا مسح کرنا۔ ۴۔ دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا۔ یہ اعضاء کہیں بال برابر بھی خشک نہ رہیں۔ ورنہ وضو نہ ہوگا۔ ساری داڑھی کو دھونا بھی فرض ہے۔ ہاں اگر گنجان[1] ہو تو خلال کافی ہے۔ وضو کے بعد سر منڈلانے سے وضو نہیں جاتا۔ اگر ہاتھ یا پاؤں پر کوئی زخم ہو اور پانی سے تکلیف پہنچے تو اس جگہ مسح کر لینا جائز ہے۔

سُنَنِ[2] وضو

وضو میں گیارہ سُنتیں ہیں۔ ۱۔ دل سے نیت کرنا ۲۔ بسم اللہ شریف پڑھنا۔ ۳۔ دونوں ہاتھ پہونچوں تک دھونا ۴۔ کلی کرنا ۵۔ مسواک کرنا ۶۔ ناک میں پانی ڈالنا اور داہنی چھنگلی سے ناک کو اندر سے ملنا اور بائیں ہاتھ سے ناک کو صاف کرنا ۷۔ تمام سر اور کانوں کا مسح کرنا ۸۔ داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا ۹۔ ترتیب وار وضو کرنا ۱۰۔ ہر اک عضو کو تین تین بار دھونا ۱۱۔ پے در پے عضو دھونا، یعنی ایک خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا شروع کر دے۔

مُستحبّاتِ وضو

وضو میں دو مُستحب ہیں ۱۔ گردن کا مسح کرنا جس کا طریق یہ ہے کہ دونوں ہاتھ تر کر کے پیشانی سے گدی تک اس طرح لے جاؤ کہ ہتھیلی اور انگوٹھا اور کلمہ[3] کی انگلی الگ رہے اور پھر گدی سے دونوں ہتھلیاں کنپٹیوں سے پیشانی تک لاؤ۔ ساتھ ہی کان کا مسح کر کے دونوں ہاتھ پیشانی تک اسی طرح واپس لاؤ کانوں کا مسح اس طرح کرو کہ شہادت کی انگلی کان کے اندر پھرے اور انگوٹھا باہر رہے۔ اس کے بعد انگلیوں کی پشت سے گردن

---

[1] گھنی [2] سُنتیں [3] اگر وضو کرتے وقت ننگا ہو مکان میں نجاست ہو تو بسم اللہ شریف دل میں پڑھو اور اگر وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنی بھول جائے تو جہاں یاد آئے وضو میں پڑھ لو [3] کلمہ کی انگلی اس کو اہل عرب اسلام سے پیشتر سبابہ کہتے تھے ہم کو اس سے منع فرمایا گیا۔

کا مسح کرنا ۲۔ وضو وقت سے پہلے کرے ۳۔ انگوٹھی کو ہلاوے ۴۔ دوسرے سے مدد لے کر وضو نہ کرے ۵۔ بلاضرورت دنیوی کلام نہ کرے ۶۔ اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرے ۷۔ دل اور زبان کی نیت کو جمع کرے ۸۔ ہر عضو کے دھونے یا مسح کرنے پر دعا اور بسم اللہ شریف اور کلمۂ شہادت پڑھے۔

مکروہات وضو

۱۔ دنیا کی باتیں کرنا ۲۔ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ۳۔ نجس[1] جگہ پر وضو کرنا ۴۔ زیادہ پانی خرچ کرنا ۵۔ خلاف سنت وضو کرنا۔

مفسدات[2] وضو

بول یا براز[3] یا پیپ بہنے لگے تو وضو فاسد ہو جاتا ہے ٹیک لگا کر سونا اور نماز میں ہنسنا بھی وضو کو فاسد کرتا ہے۔ ہوا یا کنکری کا دبر سے نکلنا وضو کو توڑتا ہے۔ قبل یا ذکر[4] سے ہوا نکلنا یا زخم سے گوشت کا گرنا وضو کو نہیں توڑتا۔ خون خواہ کہیں سے نکلے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ دانتوں سے اگر خون نکلے اور اس سے تھوک کا رنگ بدل جائے۔ وہ بھی ناقض[5] وضو ہے۔ اگر سفیدی غالب ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ جونک لگانے سے وضو جاتا رہتا ہے۔ ایسے ہی بڑی چیچڑی اگر خون کو چوسے تو بھی وضو نہیں رہتا۔ مچھر اور مکھی کے کاٹنے سے وضو نہیں جاتا۔ نماز میں قہقہہ[6] وضو کو توڑتا ہے (جب کہ نماز رکوع سجود والی ہو اور ہنسنے والا بالغ ہو)

---

[1] ناپاک۔ پلید [2] وضو توڑنے والی چیزیں [3] پیشاب و پاخانہ [4] قبل و ذکر۔ عورت و مرد کا پیشاب کا راستہ [5] توڑنے والا [6] اتنا زور سے ہنسنا کہ دوسرا سن لے

وضو کی ترتیب کا بیان

۱۔ بسم اللہ شریف پڑھ کر دونوں ہاتھ پہونچوں تک دھونا ۲۔ مسواک کرنا۔ اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے ملنا ۳۔ ناک میں پانی ڈالنا ۴۔ ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک اور پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک مُنہ دھونا ۵۔ دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا ۶۔ سَر، کانوں اور گردن کا مسح کرنا ۷۔ انگلیوں اور داڑھی کا خلال کرنا ۸۔ پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا۔ سوائے اس ترتیب کے وُضو درست نہیں ہوتا۔ چاہیئے کہ اس ترتیب سے وضو کیا جائے۔ بغیر وُضو کے نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور بے ترتیب وضو کرنا بے فائدہ ہے۔ اس لیے ترتیب کو ضرور یاد رکھنا چاہیے۔ تاکہ وُضو کے وقت کوئی عضو آگے پیچھے نہ دھویا جائے۔

تیمم کا بیان

تیمم شرع کی اصطلاح میں پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر چہرہ اور دونوں بازوؤں پر ملنے کا نام ہے۔ ان صورتوں میں تیمم کرنے کا حکم ہے (۱) پانی نہ ملنے۔ یا کم از کم ایک کوس کے فاصلے پر مل سکے (۲) پانی تھوڑا ہو تو جس کے ساتھ وضو کرنے سے یہ ڈر ہو کہ وہ آپ یا اس کا جانور پیاسا رہے گا۔ (۳) پانی کے گھاٹ پر دشمن کا خوف ہو۔ یا کسی درندہ یا جانور سے ضرر پہنچنے کا ڈر ہو (۴) کنواں ہو مگر اس کے پاس پانی نکالنے کا سامان نہ ہو۔ (۵) کسی کے پاس پانی ہو۔ مگر وہ بلا قیمت نہیں دیتا اور خریدار کے پاس قیمت نہیں یا اس کے پاس قیمت ہے مگر فروخت کرنے والا پانی کی اس قدر قیمت مانگتا ہے کہ وہ ادا نہیں کر سکتا (۶) بیماری کی حالت میں وضو نہ کر سکتا ہو۔ اگر وُضو یا غسل کرنے سے بیمار جانتا ہے کہ بیماری بڑھ جائے گی یا میں مر جاؤں گا ان سب صورتوں میں جنب یا حدث

کو تیمم کرنا درست ہے۔ تیمم مرد اور عورت دونوں کے واسطے بجائے غسل اور وضو کے ہے۔ جو عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی ہے۔ اور غسل یا وضو کرنے سے اس کو مرض کا خوف ہے۔ وہ بھی تیمم کرلے۔ عیدین اور جنازہ کی نماز کے واسطے اگرچہ پانی موجود ہو۔ لیکن یہ اندیشہ ہو۔ کہ اگر وضو کروں گا تو نماز جاتی رہے گی۔ ایسی صورت میں تیمم درست ہے۔ امام اور بادشاہ کو پانی کی موجودگی میں تیمم درست نہیں کیونکہ ان دونوں کو نماز کے جانے کا اندیشہ نہیں۔ لوگ منتظر رہیں گے۔ نماز پنجگانہ اور جمعہ کے فوت ہونے کے اندیشہ سے پانی کی موجودگی میں تیمم درست نہیں۔ کیونکہ جمعہ کا بدلہ ظہر ہے اور ان نمازوں کا بدلہ قضا۔

تیمم کی نیت کا بیان

تیمم میں پہلے نیت کرنی چاہیے۔ کیونکہ نیت تیمم میں فرض ہے۔ پھر پاک زمین پر دونوں ہاتھ ایک بار مار کر تمام منہ پر بال جمنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور کان کی ایک لو سے دوسری لو تک پھر دوسری بار دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر کہنیوں تک مسح کرلے۔ اس طرح پر کہ پہلے بائیں ہاتھ سے دائیں کو اور پھر دائیں سے بائیں کو مسح کرے اگر ذرا سا کوئی اندام باقی رہے تو تیمم درست نہ ہوگا۔

تیمم کے تین فرض ہیں۔

۱۔ نیت کرنا ۲۔ چہرے کا مسح کرنا ۳۔ دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔ صرف دو بار ہاتھ مارنے کا حکم ہے اور دو بار ہاتھ مارنا کافی ہے۔ لیکن اگر ہاتھ مار کر انگلیوں کے اندر غبار نہ پہنچا ہو تو تیسری بار ہاتھ مار کر انگلیوں میں خلال کرنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص بے وضو ہو یا جنبی ہو تو اس کے واسطے ایک تیمم کافی ہے۔ مگر نیت دونوں کے واسطے کرنی چاہیئے اگر ایک کے واسطے نیت کی تو دوسرے کا تیمم نہ ہوگا۔

تیمم کس پر کرنا چاہیئے

پاک مٹی اور جو کچھ زمین کی جنس سے ہو۔ خصوصًا مٹی، پتھر، ہڑتال، گچ، چونہ، سُرمہ وغیرہ سے تیمم درست ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ چیزیں پاک ہوں۔ پتھر پر اگر پلید گرد جمی ہو تو تیمم درست نہیں۔ گرد اور کچی اینٹ پر بھی تیمم درست ہے۔ سونا، چاندی، لوہا، پیتل وغیرہ سے تیمم درست نہیں۔ اگر یہ سب گلے ہوئے نہ ہوں تو تیمم درست ہے۔ گیہوں، جو، مکی، یا جرہ وغیرہ اناج سے بھی تیمم درست ہے۔ اگر ان پر گرد و غبار ہو۔ راکھ سے تیمم درست نہیں۔ جس زمین پر مدت پھر نجاست رہی ہو۔ اور پھر اس کا اثر جاتا رہا ہو اور وہ زمین سوکھ بھی گئی ہو تو اس پر تیمم درست نہ ہوگا۔ مگر نماز درست ہے۔ پاک کپڑے اور دوسری چیز جس پر گرد جمی ہے۔ اس پر تیمم کرنا درست ہے۔ تیمم کے مفسدات نواقض اور مکروہات وہی ہیں جو وضو کے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ہر طرح سے بھلا چنگا ہو اور اس کو وضو کرنے سے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچتی ہو اور پانی بھی موجود ہو تو اس حالت میں تیمم نہیں رہتا۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

وضو کے وقت جو شخص کہ موزہ پہنے ہوتے ہو۔ اس کو پاؤں دھونے کی بجائے موزوں پر مسح کرنا درست ہے۔ اجنبی کے واسطے درست نہیں موزے کا مسح کرنا ہاتھ کی تین انگلیوں کے برابر فرض ہے۔ پاؤں کی تین انگلیوں کے سروں سے مسح شروع کر کے پنڈلی کی جڑ تک لے جانا سنت ہے۔ مسح کے وقت ہاتھ کی انگلیاں کھلی رکھنی چاہئیں اکھٹی نہ کرنی چاہئیں۔ مستحب اس میں یہ ہے کہ انگلیوں کا خط موزوں پر ظاہر ہو۔

طریق مسح

موزوں پر مسح اس طرح کرنا چاہیے کہ جب سر کا مسح کر چکیں۔ تو پھر دوبارہ پانی سے ہاتھ تر کر کے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو داہنے ہاتھ کے موزہ پر رکھیں اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بائیں پاؤں پر رکھ کر دونوں پاؤں کی انگلیوں سے ٹخنوں تک اس طرح کھینچیں کہ انگلیاں ہاتھوں کی کھلی رکھیں۔ مسح ایک بار کافی ہے۔ دو تین بار سنت نہیں۔ موزے کے اوپر کی طرف مسح کرنا چاہیے۔ نیچے کی طرف مسح کرنا درست نہیں۔ موزہ اس طرح کا ہو کہ جس سے ٹخنے چھپے رہیں۔ مگر موزے کا منہ کشادہ ہو۔ اور ادھر سے پاؤں دکھائی دے۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ لیکن جب پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے موافق ٹخنہ کھلا ہو۔ تو اس موزے پر مسح کرنا مرد، عورت دونوں کے واسطے برابر ہے۔ جن باتوں سے وضو جاتا رہتا ہے ان سے مسح بھی لوٹ جاتا ہے۔ زخم کی پٹی بے وضو ہی باندھی ہو۔ شرط یہ ہے کہ اگر دھوتے سے تکلیف پہنچے تو مسح درست ہے ورنہ درست نہیں۔ مدت مقیم[1] کے واسطے ایک دن رات ہے۔ اور مسافر کے واسطے تین راتیں۔ شرط یہ ہے کہ وقت حدث[2] کے اس کو کامل وضو ہو۔ ورنہ مسح درست نہ ہو گا۔ اور موزہ پہننے کے وقت خواہ وضو کامل رکھتا ہو۔ خواہ ناقص مسح کرنا درست ہے۔

کنوئیں کی پاکی کا بیان

پیشاب پاخانہ۔ خون۔ منی۔ شراب اور حلال و حرام جانوروں کا گوبر، پیشاب۔ اور مرغی اور بطخ کی بیٹ نجس اور غلیظ ہے۔ ان سے اگر کوئی چیز ایک درم[3] کے

---

[1] جو مسافر نہ ہو [2] حدث یعنی بے وضو [3] درم کا وزن ساڑھے تین ماشہ ہوتا ہے۔ اور چوڑائی ادھنی کے برابر ہوتی ہے۔

برابر کنوئیں میں جا پڑے ۔ تو سارا پانی نکالنا بہتر ہے ۔ اگر سارا پانی نہ نکل سکے تو دو سو ڈول نکالنا چاہیے، ورنہ کنواں پاک نہ ہوگا مگر سارا پانی نکالنا افضل ہے
چڑیا سے لے کر کبوتر کے بچے تک اگر کوئی جانور کنوئیں میں گرے تو بیس ڈول نکالنے واجب ہیں۔ کبوتر کے بچے سے لے کر بلی کے بچے تک اگر کوئی جانور کنوئیں میں گرے تو چالیس ڈول نکالنے واجب ہیں ۔ اور ساٹھ نکالنے مستحب ہیں۔ بلی کے بچے سے خواہ کسی قدر بڑا جانور کنوئیں میں گرے ۔ تمام پانی نکالنا چاہیے اگر چھوٹا جانور مثل چوہے وغیرہ کے گر کر کنوئیں میں مر جائے اور پھول جائے یا پھٹ جائے ۔ اس صورت میں بھی تمام پانی نکالنے کا حکم ہے ۔

حیض نفاس اور استحاضہ کا بیان

حیض اس خون کو کہتے ہیں ۔ جو بالغ عورت کے رحم سے بغیر کسی بیماری کے نکلے یعنی وہ سب طرح سے تندرست ہو اور بالغ بھی ہو ۔ اگر نابالغی یا بیماری کی حالت میں خون جاری ہو تو وہ حیض نہ ہوگا ۔ بلکہ استحاضہ ہوگا ۔ حیض کی مدت کم سے کم تین دن رات ہے ۔ اور زیادہ سے زیادہ دس دن رات ہے ۔ تین سے کم یا دس سے زیادہ دن رات ہو تو استحاضہ ہوگا ۔ حیض کی مدت میں نماز پڑھنی اور روزہ رکھنا منع ہے ۔ مگر روزہ قضا کر لینا لازم ہے اور نماز کی قضا نہیں ۔ یعنی ایام حیض میں نماز معاف ہے ۔ حیض کی حالت میں مسجد میں جانا اور خانہ کعبہ کے گرد پھرنا اور عورت سے مَرد کا صحبت کرنا ۔ اور قرآن مجید کو ہاتھ لگانا منع ہے ۔ ناپاک مرد اور نفاس والی عورت کو بھی قرآن کا پڑھنا اور ہاتھ لگانا منع ہے ۔ ناپاک مرد اور نفاس والی عورت کو بھی قرآن کا پڑھنا اور ہاتھ لگانا منع ہے ۔ نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو بچے کے پیدا ہونے کے بعد عورت کو آتا ہے ۔ اور اس کی مدت کچھ مقرر نہیں ۔ زیادہ سے زیادہ مدت اس کی چالیس دن ہے ۔ اس سے زیادہ جو خون ہوگا ۔ وہ استحاضہ میں

شمار ہوگا۔ اگر جڑواں دو بچے پیدا ہوں۔ تو مدت نفاس کی پہلے بچے سے شمار ہوگی

اوقات نماز و دیگر مسائل ضروریہ متعلقہ نماز

صبح کی نماز کا وقت: صبح صادق سے سورج نکلنے سے پہلے تک ہے۔
نماز ظہر کا وقت: سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے۔ اور ہر ایک چیز کا سایہ دو گنا ہونے تک رہتا ہے۔ سوائے سایہ اصلی کے۔
نماز عصر کا وقت: دو چند سایہ ہو جانے کے وقت سے سورج چھپنے تک ہے۔
نماز مغرب کا وقت: سورج کے ڈوبنے سے لے کر شفق کی سرخی وسفیدی غائب ہو جائے تک ہے۔
نماز عشاء کا وقت: شفق کے گم ہونے سے لے کر صبح صادق سے پہلے تک ہے
جو شخص بھول گیا یا سو گیا۔ اور وقت نماز کا جاتا رہا تو جس وقت وہ جاگے یا اس کو یاد آئے۔ اسی وقت نماز پڑھ لے۔ نماز اس کی ادا ہوگی۔ قضا نہیں۔ مگر قصداً سو جانا اور نماز کو بے وقت ادا کرنا درست نہیں۔

فجر کے بعد جب تک سورج اونچا نہ ہو اور عین وقت ڈھلنے سورج کے اور بعد عصر کے جب تک سورج نہ چھپے۔ نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

نماز ظہر میں اتنی تاخیر چاہئے کہ دیواروں کے سایہ میں آدمی چل سکے۔

نماز جمعہ کا وہی وقت ہے جو ظہر کا ہے۔

نماز عصر میں اس وقت تک تاخیر چاہیئے کہ سورج کا رنگ نہ بدلے۔

نماز عشاء کی تاخیر تہائی رات تک مستحب ہے مگر گرمی کے موسم میں تعجیل مستحب ہے۔ نصف رات سے زیادہ تاخیر کرنی مکروہ ہے۔

عصر کی نماز کو سورج کے زرد پڑ جانے تک اور مغرب کی نماز کو تارول

کے طلوع تک تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

وقت وتر کا نماز عشاء پڑھ چکنے کے بعد ہے اور اخیر شب اس کے واسطے مستحب ہے جو اپنی بیداری پر یقین رکھتا ہو ورنہ اول رات افضل ہے۔ عصر و عشاء میں ابر کے روز جلدی کرنی مستحب ہے۔ طلوع آفتاب کے وقت صبح کی نماز ناجائز ہے اور غروب کے وقت صرف اسی دن کی نماز عصر جائز ہے۔ صبح کی نماز کے بعد طلوع تک اور عصر کی نماز کے بعد غروب تک تمام نفل نمازیں مکروہ ہیں اور قضاء فرائض مکروہ نہیں۔ ایسا ہی بعد طلوع صبح صادق کے سوائے دو رکعت سنت صبح کے دوسری نفلی، نمازیں مکروہ ہیں۔ اور ایسا ہی جب خطیب خطبہ سنانے لگے۔ تو سنت اور نوافل پڑھنے مکروہ ہیں۔ جب جماعت کی تکبیر ہو جائے نفلی نمازیں پڑھنا مکروہ ہے۔ مگر فجر کی سنتیں کہ تکبیر ہو چکنے کے بعد بھی پڑھنی چاہیں بشرطیکہ جماعت سے رہ جانے کا خوف نہ ہو۔ اور یہ جانتا ہو کہ میں کم از کم تشہد میں امام کے ساتھ مل جاؤں گا۔ اگر جماعت ہو چکنے کا احتمال ہو تو سنتیں چھوڑ کر جماعت میں مل جانا چاہیے۔ سنت کی قضاء نہیں۔ اور ایسا ہی عید کے روز عید کی نماز پڑھنے سے پہلے نفل پڑھنے مکروہ ہیں۔ خواہ مسجد میں پڑھے۔ خواہ گھر میں۔ اور بعد نماز عید مسجد میں نفل پڑھنے مکروہ ہیں۔ اور گھر میں مکروہ نہیں اور ایسی حالت میں بھی نماز پڑھنی مکروہ ہے کہ پیشاب پاخانے کی حاجت ہو اور ایسا ہی جب بھوک سخت ہو اور طعام حاضر ہو تو بھی نماز پڑھنی مکروہ ہے غرض جو چیز نماز میں خلل ڈالنے والی ہو اس کے ہوتے نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

ان مقامات کا بیان جہاں نماز پڑھنی مکروہ ہے

ان مقاموں میں نماز پڑھنی مکروہ ہے ۱۔ کعبہ مکرمہ کی چھت پر ۲۔ راستہ میں

۳۔اروڑی پر ۴۔اس جگہ پر جہاں جانور ذبح کرتے ہیں ۵۔مقبرہ پر ۶۔غسل کی جگہ پر ۷۔حمام میں ۸۔اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر ۹۔باڑہ جہاں گائے یا بکری وغیرہ باندھتے ہیں ۱۰۔اصطبل میں ۱۱۔خراس پر ۱۲۔مقام پاخانہ پر ۱۳۔پاخانہ کی چھت پر ۱۴۔ایسی زمین پر جو کسی سے چھین لی ہو ۱۵۔غیر کی زمین میں جہاں کھیتی کھڑی ہو ۱۶۔جنگل میں بلا سترہ[1] کے جہاں آدمی کا گذر ہو ۱۷۔بت خانہ میں ۱۸۔گرجا میں ۱۹۔عبادت خانہ ہنود میں ۲۰۔ایسے مقام میں جہاں تصویر ہو۔ نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

نماز کی نیت کا بیان

نیت دل کی ہوتی ہے۔ اور زبان کے ساتھ نیت کے الفاظ ادا کرنا مستحب ہے۔ اصل یہ ہے کہ نیت بصیغہ ماضی ہو۔ جیسا کہ نویت یعنی نیت کی میں نے اس نماز کی۔ اور اگر بصیغہ حال کہے۔ تو بھی درست ہے۔ فارسی عربی وغیرہ زبانوں میں نیت کرنی درست ہے۔ اگر تکبیر سے پہلے نیت کرلے۔ اور جلدی سے دوڑتا ہوا جماعت میں شامل ہو جائے۔ اور تکبیر کہے تو درست ہے اتنا خیال رہے کہ نیت اور تکبیر کے مابین دنیوی کام اور کلام نہ کرے۔ تکبیر کے بعد اگر نیت کرے تو ناجائز ہے۔ مگر امام کرخی علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ اگر رکوع یا رکوع سے سر اٹھانے تک یا قعود تک نیت کرے تو کافی ہے۔ فرض نماز کی نیت ضرور کرنی چاہیے اور نماز قضا کی نیت میں وقت کی تعین بھی ضرور ہے اور دن کی تعین میں علما کا اختلاف ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ دن کی تعین ضروری نہیں اور رکعت کے عدد کی تعین بھی ضروری نہیں ہے اور مقتدی کو امام کی اقتداء کی نیت ضروری ہے اور استقبال

[1] سترہ ایک ہاتھ لمبی لکڑی کو کہتے ہیں جو نماز پڑھتے وقت آگے کھڑی کر لیتے ہیں جس سے نماز کے آگے سے گزرنے والے کو گناہ نہیں ہوتا۔

قبلہ اور تعین امام کی نیت ضروری نہیں۔

فرض کی نیت یہ ہے **اصلی فرض ھذا الوقت للہ تعالیٰ** یعنی میں فلاں وقت کی فرض نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھتا ہوں۔ جس وقت کی نماز ہو۔ اس وقت اس کا نام لے کر نیت کر لے۔ اور سنت نماز کی نیت یہ ہے **اصلی سنۃ ھذا الوقت للہ تعالیٰ** یعنی پڑھتا ہوں میں نماز سنت فلاں وقت کی اللہ تعالیٰ کے لیے۔ نیت نماز عید کی اس طرح سے ہے۔ **اصلی ھذا الحمد للہ تعالیٰ اقتلیت بھذا الامام** یعنی پڑھتا ہوں میں نماز عید کی خدا تعالیٰ کے لیے اقتداء کی میں نے اس امام کی۔ اور نماز تراویح کی نیت اس طرح سے ہے **اصلی صلوۃ التراویح للہ تعالیٰ بامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم** یعنی پڑھتا ہوں میں نماز تراویح کی اللہ تعالیٰ کے لیے بحکم جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ نماز جنازہ کی نیت **اصلی للہ تعالیٰ وادعو لھذا المیت اقتلیت بھذا الامام** یعنی نماز پڑھتا ہوں میں خدا تعالیٰ کے لیے اور دعا کرتا ہوں میں واسطے اس میت کے تابعداری کی میں نے اس امام کی۔

نماز کی فرضیت

پانچ وقت کی نماز ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جب لڑکا سات برس کا ہو جائے۔ تو اس کو نماز کی تاکید کرنی چاہیے اور جب دس سال کا ہو جائے۔ تو مار پیٹ کر اس کو نماز پڑھانی چاہیے۔ لیکن مارنا ہو تو ہاتھ سے ماریں۔ لکڑی سے نہ ماریں۔ اور تین بار سے زیادہ نہ ماریں ایسے ہی استاد تین بار مارنے کا مجاز ہے۔ نماز کی طرح روزہ بھی مار کر رکھاویں۔ اور

اسی طریقہ سے اور برُے کاموں سے منع کریں۔ تاکہ اس کو نیک کام کی عادت اور برُے کاموں سے نفرت ہو۔ جو شخص فرض نماز نہ پڑھے۔ امام اور بادشاہ کا کام ہے کہ اس کو قید کریں۔ یا ایسا ماریں کہ اس کے بدن سے خون نکل آئے۔ امام شافعی علیہ الرحمتہ کے نزدیک تارک الصلوٰۃ کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ نماز کسی اُمت کو معاف نہیں ہوئی یہ سب شریعتوں میں فرض ہے۔ سارے پیغمبروں علیھم الصلوٰۃ والسلام نے نماز کی تاکید فرمائی ہے۔ قیامت کے دن اول حساب نماز کا ہوگا۔

فرائض نماز

۱۔ باوضو ہونا ۲۔ بدن کا پاک ہونا ۳۔ کپڑے پاک ہونا ۴۔ نماز کی جگہ پاک ہونا ۵۔ صحیح وقت ۶۔ روبہ قبلہ ہونا ۷۔ ستر عورت ۸۔ نیت نماز ۹۔ تکبیر اولیٰ یعنی اللہ اکبر کہنا شروع کے وقت ۱۰۔ قیام یعنی کھڑا ہونا ۱۱۔ قرات یعنی کم از کم ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آئتیں پڑھنا ۱۲۔ رکوع کرنا ۱۳۔ سجدہ کرنا۔ ۱۴۔ قعدہ اخیرہ میں بیٹھنا ۱۵۔ نماز سے باہر آنا کسی اختیاری کام کے ساتھ بات ہو یا کچھ اور ۱۶۔ فرق کرنا درمیان نماز فرض اور نفل کے ۱۷۔ رعایت کرنی ترتیب فرائض کی۔ یعنی پہلے قیام کرنا پھر رکوع پھر سجود پھر قعدہ اخیر کا ۱۸۔ پورا کرنا نماز کا اور اس نماز سے انتقال کرنا مقتدی کو ۱۹۔ فرضوں میں امام کی تابعداری کرنا ۲۰۔ مقتدی کی رائے میں امام کی نماز صحیح ہونا۔ یعنی اگر مقتدی جانے۔ کہ امام کی نماز صحیح نہیں ہے تو نماز مقتدی کی صحیح نہیں ۲۱۔ مقتدی کا امام سے پیچھے رہنا۔ اگر اندھیرے میں بڑی صف ہو اور مقتدی امام سے قبلہ کی طرف آگے بڑھ جائے تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی ۲۲۔ مقتدی کا رخ امام کے رخ سے مخالف

نہ ہونا مثلاً اندھیری رات میں جنگل میں جماعت ہونے لگے۔ اور قبلہ کی سمت یقیناً کسی کو معلوم نہیں ہے۔ ایسی صورت میں حکم ہے کہ جدھر دل گواہی دے ادھر ہی منہ کرے۔ لیکن امام اور مقتدیوں کا رخ ایک ہی سمت ہونا چاہیئے۔ اگر امام کا رخ ایک طرف ہے۔ اور کچھ مقتدی اس کے موافق ہیں اور کچھ مقتدی دوسری طرف رخ کئے کھڑے ہیں۔ پس جن کو نماز پڑھتے معلوم ہو جائے کہ میرا رخ امام کے رخ کے برخلاف ہے اس کی نماز نہ ہو گی۔ اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد معلوم ہو تو نماز ہو جائے گی ۲۳۔ صاحب ترتیب کو نماز قضا یاد ہو تو اس کو پہلے پڑھنا ۲۴۔ عورت کا مرد کے برابر نہ ہونا اس نماز میں جو ایک امام کے پیچھے پڑھ رہے ہیں ۲۵۔ آرام کرنا رکوع وسجود میں مگر یہ صرف امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض ہے۔

اذان کا بیان

اذان اطلاع ہے مسلمانوں کو کہ نماز کا وقت آ گیا اور جماعت کی تیاری ہے اور دین کے کاموں میں ایک نیک خبر کافی ہے۔ ہاں اگر خبر دینے والا فاسق یا مجہول ہو تو اس کی خبر میں اپنی رائے سے کام لے۔ اور کافر کی بات دین کے کاموں میں بے اعتبار ہے۔ نابالغ لڑکے اور دیوانے کا قول معتبر نہیں اسی واسطے حکم ہے کہ اذان کہنے والا مرد عاقل بالغ وقت کا واقف ہو جس کی بات پر اعتبار ہو۔ نابالغ عورت اور دیوانہ کی اذان غیر معتبر ہے سب سے پہلے مؤذن حضرت جبریئل علیہ السلام ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لے گئے۔ اور مقام جبریل میں آپ نے فرشتوں کی امامت فرمائی تو اس وقت جبریئل علیہ السلام نے اذان کہی تھی۔ حدیث میں مذکور ہے کہ مدینہ منورہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کے وقت تدبیریں فرماتے تھے اور مؤذن کوئی نہیں تھا۔ پھر عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں فرشتہ

کی اذان سنی اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان پسند آئی۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ جبرئیل علیہ السلام تم سے پہلے سبقت لے گئے۔ سو یہ بات اس اذان کی ہے جو زمین پر جاری ہوئی ہے۔ ورنہ اول وہی اذان ہے جو آسمانوں پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے معراج کی شب کو کہی تھی۔ وقت سے پہلے اذان کہنی درست نہیں۔ مؤذن بلند مقام پر کھڑا ہو۔ اگر تنہا ہے تو اونچا مکان شرط نہیں۔ سفر میں اور جنگل میں اگرچہ اکیلا ہے مگر اذان کہے۔ اندرون شہر گھر میں نماز پڑھے تو مسجد کی اذان ہی کافی ہے۔ نماز کے سوا ان موقعوں پر بھی اذان درست ہے ۱: جب لڑکا پیدا ہو تو اس کے کان میں اذان کہنی چاہیے ۲: مکان کی آتش زدگی کے وقت ۳: مرگی والے کے کان میں ۴: غصے والے کے کان میں ۵: غمگین کے کان میں ۶: بد خلق آدمی کے کان میں ۷: مسافر کے پیچھے جب وہ سفر کو سدھارے تو اذان و تکبیر کہی جائے ۸: شیاطین کے دفع کرنے کے لیے ۹: مسافر جب جنگل میں راستہ بھول جائے تو وہ اذان کہے ۱۰: اکثر علماء کے نزدیک میت کو قبر میں اتارتے وقت اذان کہنا مستحب ہے اگر وقت سے پہلے اذان کہی جائے تو پھر وقت میں دوبارہ کہیں۔ اذان سننے والا توجہ سے سنے اور اپنی زبان سے بھی ساتھ ساتھ وہی کلمے کہے مگر حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے اور صبح کے وقت اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سنے تو صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے۔ علماء نے تحقیق کر کے لکھا ہے کہ پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنے تو صلی اللہ علیک یا رسول دوسری اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنے تو کہے قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ اور دونوں انگوٹھوں کو دونوں آنکھوں پر رکھے۔ جو کوئی ایسا کرتا

رہے گا۔ اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہشت میں اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ جیسا کہ کتاب کنز العباد میں لکھا ہے۔ اور فتاویٰ صوفیہ و کتاب الفردوس میں یہ حدیث لکھی ہے جس کا ترجمہ مذکور کیا گیا ہے۔ اور کتاب مقاصد حسنہ میں امام سخاوی نے بڑی تحقیق کی ہے۔ مگر جراحی نے اس میں کلام کی ہے اور ظاہر ہے کہ جب صحت حدیث کی اتنے بڑے فاضلوں نے کر لی تو نہ ہوئی اطلاع ایک شخص کی کیا نقصان کرتی ہے۔ اور اذان اس طرح کہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ چار بار کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو بار پھر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو بار پھر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ دو بار پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو بار کہے اور پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو بار کہہ کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر ختم کرے۔ اور صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو بار کہنا چاہیے ہر کلمہ پر وقفہ کرتا جاوے جب اذان ہو چکے تو یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

نماز پڑھنے کا طریق

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں تو پہلے اقامت کہنی چاہئے۔ اقامت اذان کی طرح ہے۔ لیکن اقامت کے کلمات جلدی جلدی پڑھنے چاہئیں اور بعد حی علی الفلاح کے دو بار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کہیں۔ اکیلے نمازی کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے پاک ہو کر وضو کر کے پاک کپڑے پہن کر جو کم از کم ستر کا کام دے سکیں۔ پاک جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور نیت کرے کہ فلانے وقت کی نماز پڑھتا ہوں اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور اس وقت دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک

اٹھا کر داہنہ ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ پہلے بایاں ہاتھ اس طرح رکھے کہ ہتھیلی نیچے رہے اور ہاتھ کی پشت اوپر کو۔ اسی طرح داہنا ہاتھ اس کے اوپر رکھ کر چھنگلیا اور انگوٹھے سے پہونچا پکڑے۔ عورتوں کو کندھوں تک ہاتھ لے جا کر سینے پر باندھنے چاہییں۔ پھر پڑھنا چاہیئے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھ کر آہستہ امین کہے۔ اور اس کے بعد ایک سورۃ یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آئتیں پڑھے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع میں جاوے اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار کہے پھر کھڑا ہو کر کہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور پھر رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا سجدے میں جاوے اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہے اور پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر سجدے سے سر اٹھاوے۔ اور سیدھا بیٹھے پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا سجدے میں جاوے اور اسی طرح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار پڑھے پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا سجدے سے اٹھ کھڑا ہوئے۔ اور دوسری رکعت بغیر ثنا اور اعوذ کے پڑھے۔ یعنی اَلْحَمْدُ شریف بمعہ بِسْمِ اللّٰهِ شریف اور سورۃ پڑھے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اب اگر نماز دوگانہ ہے تو قعدہ میں بیٹھے اور پڑھے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ یہاں تک

پڑھ کے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف منہ پھیر کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ اور نماز سے باہر آوے۔ اگر تین یا چار رکعتی نماز ہو تو پہلے قعدہ میں التحیات سے عبدہٗ ورسولہٗ تک پڑھ کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہووے اور تیسری چوتھی رکعت ادا کرے۔

پھر دوسرا قعدہ بیٹھ کر التحیات اور درودِ ابراہیمی اور دعا جو بیان ہو چکی ہے پڑھ کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ دائیں اور بائیں کہہ کر نماز سے باہر آوے اور یہ بھی واضح رہے کہ چار یا تین رکعتی فرض نمازوں میں پہلی ہی دو رکعتوں میں قرأت پڑھنی فرض ہے۔ پچھلیوں میں فقط اَلْحَمْدُ شریف ہی پڑھنا چاہیے۔ لیکن سُنّت اور نفل نمازوں میں ہر ہر رکعت میں قرأت پڑھنی واجب ہے۔ ورنہ نماز درست نہیں ہوگی۔ اور وتر کی تیسری رکعت میں سورۃ پڑھنے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک ہاتھ لے جائیں اور پھر بدستور باندھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ دعا پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جاوے اور نماز تمام کرلے۔

امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے بیان میں

اگر امام کے پیچھے نماز پڑھیں تو نیت ویسی ہی کریں جیسی کہ اکیلے نماز پڑھنے کے وقت مگر فرق صرف اتنا ہے کہ باجماعت نماز پڑھتے کے وقت اتنا کہہ لیں نماز پڑھتا ہوں خدا تعالیٰ کے لیے اور تابعداری کی میں نے اس امام کی۔ اور امام کے پیچھے صرف پہلی رکعت میں ثناء سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ

غَيْرُكَ پڑھے اورسورہ فاتحہ اور دیگر سورہ جو کہ نماز میں پڑھتے ہیں نہ پڑھے۔ اور رکوع و سجود وغیرہ ہیں سب ویسے ہی جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے۔ امام کو چاہیے کہ وہ بدستور جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے پڑھے۔ اور امام باخبر ہونا چاہیئے جو مسائل دین سے بخوبی واقف ہو۔ جہاں امام کوئی نہ ہو تو ایک شخص جو علم والا ہو۔ اس کو آگے کھڑا کریں۔ اگر صاحب علم بھی کوئی نہ ہو صرف نماز ہی پڑھ سکتے ہوں تو ان میں عزت والے کو امام بنا کر باجماعت نماز پڑھ لیں۔

مسافر کی نماز کا بیان

جب آدمی اپنے شہر سے تین دن رات کی مسافت کا سفر کرے۔ تو اسے چاہیے کہ راستے میں آتا اور جاتا ہوا چار رکتی نماز فرض کو قصر کرے یعنی صرف دو رکعت نماز پڑھے اور جب وہاں پہنچے اور پندرہ روز سے کم تک وہاں ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو ان دونوں میں بھی قصر ہی پڑھنا ہے۔ اگر مسافر بستی والے امام کے پیچھے نماز پڑھے تو پوری چار رکعتیں ہی پڑھے۔ اگر مسافر بستی والوں کی امامت کرے تو قصر ہی پڑھے۔ نماز تمام ہونے کے بعد سلام پھیر کر مقتدی سے کہہ دیوے۔ کہ میں مسافر ہوں وہ اپنی دو رکعت باقی ادا کر لیں۔ اس وقت مقتدیوں کو باقی ماندہ نماز میں بجائے الحمد شریف کے کچھ نہ پڑھنا چاہیئے۔ صرف تھوڑی دیر جتنی دیر میں الحمد شریف پڑھی جاتی ہے کھڑے ہو کر رکوع اور سجود وغیرہ کر کے باقی ماندہ نماز ادا کر لیں۔ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھ لیں۔ اگر بیٹھنے کی بھی کسی میں طاقت نہ ہو تو لیٹے ہوئے اشارہ سے نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ اگر کہیں دشمن کا یا درندے کا خوف ہو تو چلتے چلتے سوار یا پیادہ نماز ادا کر لینے کا حکم ہے کسی وقت نماز چھوڑ دینے کا حکم نہیں ہے اگر سفر کے مقام میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو وہاں ٹھہرنے کے دنوں میں قصر نہ کرے۔ پوری نماز پڑھے۔ ہاں روانگی کے بعد

پھر قصر شروع کرے قصر صرف فرض نماز ہوتی ہے باقی وتر سنتیں ۔ نفل بدستور پڑھے ۔

سجدہ سہو کا بیان

نماز کا کوئی واجب بھول کر ترک ہو جائے تو وہ سجدے ایک سلام کے بعد واجب ہوتے ہیں۔ سجدہ سہو کی یہ ترکیب ہے کہ آخری قعدہ میں درود و دعا کے بعد ایک طرف سلام کہہ کر دو سجدے کرے پھر اس کے بعد بیٹھے التحیات اور درود اور دعا ماثورہ پڑھ کے نماز سے باہر آوے۔ جس وقت کہ نماز کے کسی رکن کو مقدم کرے یعنی اس کے ادا ہونے کے وقت سے پہلے ادا کرے۔ مثلاً رکوع قرآت سے پہلے کرے یا کسی رکن کے ادا کرنے میں تاخیر کرے۔ مثلاً پہلے التحیات کے اوپر کچھ زیادہ پڑھ گیا۔ اسی سبب سے تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہوئی یا کسی رکن کو دو مرتبہ کرے۔ مثلاً دو رکوع یا تین سجدے کرے تو بھی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ اگر نماز میں کئی بار سہو کیا تو دو ہی سجدے کافی ہیں۔ اگر سہو کیا اور سجدہ سہو ادا کیا۔ تو پھر سہو کرنے پر دوبارہ سجدہ سہو کا ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

سجدہ تلاوت

سجدہ تلاوت ایک سجدہ ہے دو تکبیروں کے درمیان کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جاوے ۔ اور اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے۔ نماز کی عام شرطیں سجدہ تلاوت کے واسطے بھی ہیں۔ یعنی بدن چھپانا اور قبلہ کی طرف منہ کرنا اور طہارت وغیرہ۔ اس سجدے میں سلام اور تشہد اور ہاتھ اٹھانا واجب نہیں۔ دوسرے سجدوں کی طرح اس میں بھی سُبحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ تین بار کہے اور جو شخص سجدے کی چودہ آیتوں میں سے کوئی آیت پڑھے یا سنے اس پر سجدہ تلاوت کا واجب ہوتا ہے۔ اور سجدہ کی آیات ان سورتوں میں ہیں۔

۱۔ سورہ اعراف ۲۔ سورہ رعد ۳۔ سورہ نحل ۴۔ سورہ بنی اسرائیل ۵۔ سورہ مریم

۶۔ سورہ حج (اس کا دوسرا حصہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب نہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک درست ہے) ۷۔ سورہ فرقان ۸۔ سورہ نمل ۹۔ سورہ الم تنزیل ۱۰۔ سورہ ص ۱۱۔ سورہ حم سجدہ ۱۲۔ سورہ والنجم ۱۳۔ سورہ اذاالسماء انشقت ۱۴۔ سورہ اقراء اگر امام نے آیت سجدہ کی پڑھی اور مقتدی نے سنی اور اس کے ساتھ نماز میں داخل نہ ہوا یا دوسری رکعت میں داخل ہوا یعنی جس رکعت میں سنی تھی۔ اس سے دوسری رکعت میں داخل ہوا تو سجدہ کرے۔ مگر نماز میں نہیں اور اگر اسی رکعت میں داخل ہوا تو اگر امام کے سجدہ کرنے کے پہلے داخل ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر نماز میں اسی رکعت کو امام کے سجدہ کرنے کے بعد پایا تو نماز میں سجدہ نہ کرے باہر کرے جب سجدہ تلاوت کا مقام نماز میں ادا کرے۔ اگر ایک مجلس میں ایک ہی آیت سجدہ کی بار بار پڑھی جائے۔ تو ایک سجدہ کفایت کرتا ہے اور کئی آئتیں پڑھیں۔ ایک مجلس میں یا ایک ہی آیت پڑھے کئی مجلسوں میں تو ایک سجدہ کافی نہ ہو گا۔

استقاء کی نماز کا بیان

استقاء کہتے ہیں پانی طلب کرنے کو جب مینہ نہ برسے۔ تب امام یعنی سلطان سب مسلمانوں کو جمع کر کے میدان وسیع میں لے جا کر رو بہ قبلہ دعا کرے۔ اور استغفار پڑھے اس واسطے کہ استغفار کو مینہ کے طلب کرتے میں بڑا اثر ہے۔ اور استقاء کی نماز میں ذمی (ذی یعنی اسلام کو کافر کہتے ہیں) کو نہ لے جاویں۔ اور امام اپنی چادر پلٹا دے دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں اور نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے۔ لوگ اپنے گناہوں سے از سر نو توبہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مینہ برساوے۔

کسوف اور خسوف کی نماز کا بیان

کسوف سورج گہن کو کہتے ہیں۔ کسوف کے وقت سنت ہے کہ جمعہ کا امام آدمیوں کے ساتھ دو رکعت بغیر اذان اور اقامت اور خطبے کے ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک رکوع سب نفلوں کی طرح پڑھے۔ اور ایک قرات دراز کرے اور آہستہ پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہووے تو دعا میں مشغول ہووے۔ یہاں تک کہ آفتاب روشن ہو جائے۔ اور اگر امام نہ ہو تو لوگ الگ الگ نماز پڑھیں اور دعا میں مشغول ہوں جب چاند میں خسوف لگے تو تمام لوگ نماز اور دعا میں اکیلے اکیلے مشغول ہوں۔ جب تک کہ چاند روشن ہووے۔ اسی طرح جو خوف کہ آگے آوے مثلاً آندھی یا تاریکی آوے یا دشمن ظاہر ہووے یا مینہ بند ہونے میں نہ آئے یا بادل گرجے یا بھونچال آوے یا تمام عالم میں بیماری ہووے تو ایسے وقت میں نماز اور دعا میں مشغول ہونا سنت ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ نفل اور سنت کی جماعت مکروہ ہے۔ مگر دو سنت نمازوں کی جماعت مکروہ نہیں ہے ایک تراویح کی نماز۔ اور دوسری کسوف کی نماز مکروہ وقت میں ادا نہ کرنی چاہیے۔

روزے کا بیان

ماہ رمضان میں مسلمانوں پر روزہ رکھنا فرض ہے اگر خود رمضان شریف کا چاند دیکھنا ہو یا عادل گواہوں کی گواہی سے چاند کا دیکھنا ثابت ہو گیا ہو یا شعبان کے پورے تیس دن گذر چکے ہوں تو بلاشبہ رمضان شروع ہو گیا۔ اگر تیسویں تاریخ شعبان کی گہر ابر یا غبار ہو تو رات کو صبح صادق سے پہلے نیت اللہ کے نام شروع سے اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر انطار کیا تو پاک ہے میں تیری حمد کرتا ہوں۔ اے اللہ قبول کر ہم

ے بیشک توہی سننے والا اور جاننے والا ہے) کرے کہ میں کل کا روزہ رکھنے کی نیت کرتا ہوں۔ جب صبح ہو تو لازم ہے کہ تمام دن کھانے پینے اور جماع کرنے سے پرہیز کریں۔ کسی طرف سے کوئی چیز پیٹ کے اندر نہ جائے۔ کھانے پینے سے آخر وقت تک پرہیز کریں روزہ افطار کرنے کے بعد سے سحری تک کھانے پینے اور جماع کرنے کی ممانعت نہیں۔ روزہ کی حالت میں مسواک کرنی منع نہیں۔ اور منہ میں تھوک جمع کر کے حلق میں نہ اتاریں اور کوئی چیز کھانے پینے کی (شیریں ہو یا نمکین) چکھنے کی بھی ممانعت ہے اور کسی کا گلہ کرنا۔ چغلی و غیبت کرنا۔ سخن چینی کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ گالیاں بکنا ہر حالت میں برا ہے۔ مگر روزے میں اور بھی زیادہ گناہ ہے سحری اخیر وقت میں کھانا افضل ہے۔ مگر جو شخص فجر کے وقت سے واقف نہ ہو۔ اس کو سحری جلدی کھانی چاہیے۔ پانی یا کھجور سے روزہ افطار کرنا بہتر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ لَکَ صُمۡتُ وَعَلٰی رِزۡقِکَ اَفۡطَرۡتُ سبحانک وبحمدک اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم بھول کر کچھ کھا جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ حاملہ اور چھوٹے بچے والی عورت اور مریض کو اگر تکلیف معلوم ہو تو روزہ افطار کرنا جائز ہے۔ ایام حیض میں عورت کو روزہ رکھنا منع ہے۔ جس بیمار کو خوف ہو کہ روزہ رکھنے سے بیماری زیادہ ہو گی۔ اس کو اختیار ہے کہ رمضان میں روزہ نہ رکھے اور ان کی قضا کرے۔ اگر مسافر کو کچھ ضرور نہ ہو تو روزہ رکھنا مستحب ہے۔ مسافر مقیم ہو جائے تو روزے رکھے۔ اسی طرح بیمار بھی شفا پاوے۔ تو طاقت کے موافق روزے رکھے۔ روزوں کی قضا درست ہے۔ قضا میں لگاتار روزے رکھنے شرط نہیں مثلاً پچھلے رمضان شریف کی قضا کسی کے ذمے ہے اور پھر دوسرا رمضان آگیا۔ تو حال کے روزے پہلے رکھے۔ اور قضا بعد گذرتے رمضان شریف کے ادا

کرے۔ اگر مسافر نے روزے کی نیت نہ کی ہو۔ پھر دوپہر دن چڑھے سے پہلے مقیم ہوگیا۔ اور روزہ کی نیت کرلی تو اس کا روزہ ہو جائے گا۔

مسجدوں کا بیان

مسجدوں کی زمین سب زمینوں سے پاک ہے۔ مولی پیاز اور لہسن وغیرہ لگاکر مسجدوں میں جانا منع ہے گھر کی نسبت مسجد میں نماز پڑھنا زیادہ ثواب ہے مسجد میں بیہودہ باتیں کرنے اور خرید و فروخت کے جھگڑے کرنا منع ہے۔ مومن کو مسجد میں ایسا آرام آتا ہے۔ جیسا مچھلی کو پانی میں۔ جو شخص دنیا میں مسجد بناتا ہے۔ آخرت میں خدا تعالے اس کا بہشت میں گھر بناتا ہے۔ جو شخص مسجد بنانے کی توفیق نہ رکھتا ہو۔ وہ مسجد کی مرمت کرانے میں امداد دے۔ اس سے بھی بڑا ثواب ملتا ہے۔ مسجد میں تھوکنا اور ناک صاف کرنا منع ہے۔ بدبودار چیز اور غلیظ آدمی اور موذی کا مسجد میں آنا منع ہے۔

سُنتوں کا بیان

ظہر کی پہلی چار سنتیں اور ظہر کے بعد دو سنتیں اور مغرب کی نماز کے بعد دو سنتیں اور عشاء کے بعد دو سنتیں اور فجر کی نماز سے پہلے دو سنت موکدہ ہیں مسئلہ اگر ظہر کی نماز باجماعت ہو رہی ہو اور پہلی چار سنتیں نہ پڑھی ہوں۔ تو نماز میں شامل ہو جانا جائز ہے۔ پہلی چار سنتیں فرضوں کے بعد پڑھ لیں۔ مگر صبح کی دو سنتیں فرضوں سے پیشتر ہی پڑھنی لازم ہیں۔ اگر جانے کہ سنتیں پڑھ کر فرضوں میں مل جاؤں گا تو پیشتر پڑھ لے۔ اور اگر دوسری رکعت ہے اور جانتا ہے کہ جماعت سے نہ مل سکوں گا تو سنتیں نہ پڑھے اور جماعت میں شامل ہو جائے۔ اور جب تک سورج نہ نکلے درود اور وظائف میں مشغول رہے۔ اور سورج نکلنے کے بعد پھر وہ دو سنتیں

قضا کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وٰالہٖ وسلم سے روایت ہے کہ جو میری سنت پر عمل کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کرے گا۔

تحیۃ الوضو

وضو کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھنے کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ جو شخص بدل وجان یہ نماز ادا کرے گا۔ اس کا گھر خدا تعالیٰ بہشتوں میں بنائے گا

بیمار کی نماز کا بیان

بیمار سے اگر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھی جائے۔ تو بیٹھ کر پڑھ لے۔ اگر بیٹھ نہ سکے تو پہلو یا پیٹھ پر لیٹ کر اشارے سے نماز ادا کرے۔ اگر اشارے سے بھی عاجز ہو۔ تو جب صحت پائے۔ تب پڑھے۔ اگر بیماری کی حالت میں مر جائے۔ تو خدا تعالیٰ رحم کرنے والا اور بخشنے والا قادر ہے۔

جمعہ کا بیان

جمعہ کی نماز جائز ہونے کے لئے سات شرطیں ہیں جن کے بغیر وہ جائز نہیں
۱۔شہر یا شہر کے باہر ۲۔ بادشاہ اسلام ہو یا اس کا خلیفہ با اذان ہو ۳۔ظہر کا وقت ہو ۴۔خطبہ پڑھا جائے۔ جس میں حمد و صلوٰۃ اور وعظ و نصیحت ہو ۵۔خطبہ قبل از نماز پڑھا جائے اور دوسرا خطبہ اور درمیان بیٹھنا سنت ہے ۶۔ امام کے سوا کم از کم تین آدمی ہوں۔ ۷۔ بادشاہ سے اذان عام ہو۔ اگر بادشاہ موجود ہو اور اذان نہ دے۔ تو جمعہ جائز نہیں۔

جمعہ کی نماز فرض ہونے کی یہ شرطیں ہیں۔

۱۔ جمعہ کی نماز پڑھنے والا شہر میں مقیم ہو یعنی اگر کوئی مسافر شہر میں پندرہ دن قیام مقرر کر لے۔ تو اس پر جمعہ کی نماز فرض ہو گی ۲۔ تندرست ہو بیمار پر فرض نہیں ۳۔ آزاد ہو ۴۔ مرد ہو کیونکہ غلام اور عورت پر نماز جمعہ فرض نہیں ۵۔ بالغ ہو لڑکے پر فرض نہیں ۶۔ عاقل ہو مجنون پر فرض نہیں ۷۔ بینا ہو اندھا نہ ہو ۸۔ چل سکتا ہو اپاہج نہ ہو ۹۔ قید میں نہ ہو اور دشمن کا خوف بھی نہ ہو ۱۰۔ سخت بارش نہ ہو۔ اگر ان معذوریں میں سے کوئی جمعہ کی نماز میں شامل ہو تو اس کا فرض ادا ہو جائے گا۔ لیکن جماعت میں شامل ہونے سے پیشتر اس پر فرض نہیں تھا۔ شامی میں لکھا ہے کہ جہاں بادشاہ اسلام نہ ہو۔ وہاں مسلمانوں کو لازم ہے کہ حکام وقت میں سے ایک حاکم بااختیار سے درخواست کریں کہ وہ ان کو جمعہ پڑھائے تو جائز ہے مفصل حال جمعہ کا اگلی کتابوں میں لکھا جائے گا۔

عیدین کی نماز کا بیان

جس شخص پر جمعہ کی نماز فرض ہے اس پر دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے اس نماز کا اول وقت وہ ہے کہ جب آفتاب بلند ہو اور آخر وقت زوال آفتاب تک ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھنی مستحب ہے کیونکہ قربانی کرنے کے لیے جلدی فرصت ہو اور عید الفطر کی نماز میں تاخیر کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس میں قربانی نہیں ہے۔

عید الفطر یعنی رمضان شریف کی عید کے دن مستحب یہ ہے کہ کچھ کھائے اور نہا کر خوشبو لگائے اچھا کپڑا پہنے۔ صدقہ فطر دیوے۔ اور راہ میں پکار کر تکبیریں نہ کہے۔ عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنے جائز نہیں۔ عید کی نماز دو رکعت ہے۔ پہلی رکعت کے بعد تین مرتبہ میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کے بعد تین مرتبہ اللّٰہ اکبر کہے اور پھر اَلْحَمْد شریف اور سورۃ پڑھنے کے بعد ایک بار اللّٰہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے۔

دوسری رکعت میں بعد الحمد اور سورہ پڑھنے کے چار بار اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے۔ عید کی نماز کے بعد خطبہ سننا لازم ہے۔ عید الفطر کے خطبہ میں خطیب کو صدقہ فطر کے مسئلے بیان کرنے چاہیں اور عید الاضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے مسائل بیان کرنے لازم ہیں عرفے کے روز فجر کی نماز سے لے کر تیئیس نمازوں تک ہر ایک نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے۔

اللہُ اکبر اللہُ اکبر لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد اس کو تکبیر تشریق کہتے ہیں۔

صدقہ فطر کا بیان

عید کی صبح کے وقت سے صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ جو شخص اس صبح سے پہلے مر گیا یا صبح کے بعد کافر مسلمان ہوا یا مسلمان کے اولاد پیدا ہوئی۔ تو اس مردے اور مسلمان اور اولاد کا صدقہ نہیں۔ صدقہ فطر وہ شخص دیں کہ جس کے پاس اپنے اہل و عیال کی خوراک روزمرہ سے کچھ زیادہ ہو۔ صدقہ کا وزن انگریزی پیمانے کے حساب سے دو سیر فی کس ہے۔ یعنی جتنے آدمی چھوٹے بڑے گھر کے ہوں۔ فی کس تخمیناً دو سیر صدقہ دینا واجب ہے۔ صدقہ اناج کی قسم سے ہو۔ مگر افضل یہ ہے کہ جو یا گیہوں صدقہ میں دیئے جائیں اگر یہ میسر نہ ہوں تو کنگنی یا چاول یا چنے وغیرہ دیوے صدقہ اپنا اور اپنی جورو اور اولاد اور غلام اور ماں باپ اور چچاؤں اور بھائی بہنوں وغیرہ کی طرف سے دیوے۔ صدقہ فطر عید کی نماز سے پیشتر ادا کرنا واجب ہے۔

اعتکاف کا بیان

روزہ کی حالت سے مسجد میں رہنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اعتکاف سنت ہے۔

نفل اعتکاف کم سے کم ایک ساعت کا ہوتا ہے۔ جو شخص کہ اعتکاف میں ہو وہ مسجد سے باہر نہ نکلے۔ اگر شرعی حاجت مثلاً جمعہ کی نماز کے لیے یا طبعی ضرورت مثلاً پیشاب پاخانہ کے لیے نکلا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اگر بلا عذر ایک ساعت بھی باہر نکلا تو اعتکاف فاسد ہو گیا۔ اعتکاف کی حالت میں کھانا پینا اور سونا درست ہے۔ اعتکاف والے کو چپ رہنا اور فضول باتیں کرنی مکروہ ہیں جماع کرنے سے اعتکاف باطل ہو جاتا ہے خواہ منکوحہ سے ہو۔ اگر منت کے لئے اعتکاف بیٹھے۔ کہ فلاں کام میرا ہو جائے۔ میں اتنے دن بیٹھوں گا۔ تو ان دنوں کے ساتھ راتیں بھی شمار ہوں گی۔ اعتکاف اس مسجد میں بیٹھنا چاہیے جہاں باجماعت نماز ہوتی ہے اعتکاف کے لیے سب سے افضل جامع مسجد ہے اس شرط پر کہ اعتکاف کے دنوں میں جمعہ واقع ہے اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ ایک خاص جگہ پر بیٹھ کر دل کو رجوع رکھے اور ہمیشہ دل کو اسی طرح قائم رکھے۔ اعتکاف میں صبح کی نماز پڑھ کر داخل ہونا چاہیے۔ سال بھر میں جب اعتکاف کیا جائے۔ مگر افضل یہ ہے۔ رمضان شریف کے پچھلے عشرہ میں اعتکاف بیٹھے۔ پردہ میں بیٹھنا چاہیئے۔ اعتکاف سے چاند دیکھ کر نکلنا چاہیئے۔ عورت اپنے گھر کے کسی علیحدہ حصے میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔

صلوٰۃ التسبیح

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چار رکعت نماز تسبیح پڑھے۔ اس کے سب گناہ صغیرہ اور کبیرہ ظاہر اور باطن بخشے جائیں گے اس کی ترکیب یہ ہے کہ چار رکعت ایک سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں پچھتر بار یہ تسبیح پڑھے **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر** اس طرح پر کہ پندرہ بار فاتحہ سے پہلے دس بار سورۃ کے بعد اور دس بار رکوع میں تسبیح کے بعد دس بار **سمع اللہ لمن حمدہ**

کے بعد دس بار پہلے سجدہ میں دس بار دونوں سجدوں کے مابین۔ دس بار دوسرے سجدہ میں اسی طرح چاروں رکعتوں میں پڑھے۔ اس نماز کو ہر روز پڑھنا چاہیے۔ اگر ہر روز نہ ہو سکے۔ تو ہفتے میں ایک بار جمعے کے دن۔ اگر ہفتے میں بھی نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک بار۔ اگر مہینے میں بھی نہ ہو سکے تو سال بھر میں ایک بار۔ اگر وہ بھی نہ ہو سکے تو تمام عمر میں ایک بار پڑھ لے۔

نماز تراویح

رمضان شریف میں عشاء کی نماز کے بعد وتروں سے پہلے بیس رکعت پڑھنی سنت ہیں۔ ان کو نماز تراویح کہتے ہیں۔ اور چاروں مذہبوں کا اس پر اتفاق ہے۔ ہر چہار رکعت کے بعد اتنی دیر ٹھہریں کہ جتنی دیر میں چار رکعت پڑھی ہیں۔ اور یہ تسبیح پڑھیں۔

یا مقلب القلوب والابصار یا خالق اللیل والنہار نور قلوبنا بنور معرفتک یا عزیز یا غفار یا کریم یا ستار یا حلیم یا وہاب یا رحیم یا تواب۔ سبحان الملك القدوس۔ سبحان ذی الملك والملکوت سبحان ذی العزۃ والعظمۃ والھیبۃ و والقدرۃ والکبریاء والجبروت سبحان الملك الحی الذی لاینام ولایموت سبوح قدوس ربنا ورب الملئکۃ والروح اللھم لا الہ الا اللہ نستغفرك ونسئلك الجنۃ ونعوذبك من النار برحمتك یا ارحم الراحمین

نماز جنازہ کا بیان

جب کوئی شخص مرجاوے تو اس کو نہلا دھلا کر اور کفن پہنا کر جلدی سے جنازہ گاہ

کو لے جاویں۔ اور جنازہ کی نماز پڑھیں۔ جس کا طریق یہ ہے کہ امام میت کے سینہ کے مقابل کھڑا ہو اور مقتدی طاق صفوں میں کھڑے ہوں۔ پھر امام میت کی اور زندوں کی مغفرت کے واسطے اللہ جل شانہٗ سے دعا مانگنے کی نیت کرے۔ اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جا کر اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ باندھ لیجیے اور یہ پڑھے۔

سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك وجل ثنائك ولا اله غيرك.

پھر اللہ اکبر کہہ کر درود شریف ابراہیمی پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر دائیں اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے۔ اگر میت لڑکا ہو تو بعد درود کے اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا۔ اگر میت لڑکی کی ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً پھر میت کو اٹھا کر قبرستان میں لے جاؤں اور اس کو دفن کریں۔ جب میت کو قبر میں رکھیں تو کہیں۔

بسم الله وبالله على ملت رسول الله سلمنا اور میت کا منہ قبلہ کی طرف کریں۔ جب دفن کر چکیں تو قبر پہ بہت سا پانی ڈالیں تاکہ مٹی جم جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک میت کی مغفرت کے واسطے دعا مانگیں۔ بعد اس کے میت کے قرابت والوں کو صبر کی نصیحت کریں۔

بیماری اور موت کا بیان

بیماروں کی دلجوئی کرنی اور ان کو تسلی دینی اور ان کی خدمت و تواضع کرنی اور ان

سے عبرت پکڑنی سُنت ہے۔ جو شخص بیمار کی خبر کو جاوے اس پر ہزار فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ اور اس کے لیے بہشت میں ایک مکان بنایا جاتا ہے۔ جان کندن[1] کی سختی ہر ایک نیک و بد کو ہوتی ہے لیکن نیکوں کو تھوڑی اور بروں کو بہت ہوتی ہے۔ نیک آدمی کی روح بہت سے فرشتے لینے آتے ہیں اور اس کو بہشت کے خوشبودار کفن میں لپیٹ کر آسمان پر بڑے آرام سے لے جاتے ہیں۔ آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ فرشتوں کی طرف سے اس جنتی روح کو شاباش کی صدائیں آتی ہیں۔ یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک لے جاکر خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ وہاں سے حکم ہوتا ہے کہ اس کا نام نیکوں کی کتاب میں لکھ دو۔ وہ کتاب ساتویں آسمان پر عرش معلی کے نیچے رکھی ہے۔ نام اس کتاب کا علیین ہے۔ پھر قبر کی طرف واپس لاتے ہیں۔ اور منکر و نکیر اس سے سوال و جواب کرتے ہیں۔ پھر بہشت کا دروازہ اس کی طرف کھول دیتے ہیں۔

کافر اور گنہگار کی روح دوزخ کے فرشتے بڑی سختی سے نکالتے ہیں۔ اور دوزخ کے بدبودار کفن میں لپیٹ کے لے جاتے ہیں۔ اس کے لئے نہ آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔ اور نہ اس کو فرشتوں کی طرف سے شاباش ملتی ہے۔ بلکہ ہر طرف سے اس پر جھڑکیں اور لعنتیں پڑتی ہیں۔ اس کا نام منکروں اور گنہگاروں کی کتاب میں لکھا جاتا ہے۔ جو ساتویں زمین کے نیچے رکھی ہے۔ جس کا نام سجین ہے۔ پھر اس کو قبر کی طرف لاتے ہیں۔ اور منکر نکیر اس پر سوال کرتے ہیں۔ اور دوزخ کی راہ اس کی طرف کھولی جاتی ہے۔

سختی سے تنگ ہو کر موت مانگنی منع ہے۔ شہادت کی موت سب موتوں سے اچھی ہے۔ جان کندن کے وقت بیمار کے پاس کلمہ شہادت اور کلمہ طیب پڑھنا لازم ہے۔ اس سے بیمار کو خدا اور رسول یاد آتا ہے۔ ایسے وقت میں بیمار کا منہ قبلے کی طرف کرنا چاہیے جان کندن کے وقت مریض کے پاس سورہ یٰسین پڑھنی چاہیے۔ کیونکہ اس سے اس کی جان آرام سے نکلتی ہے۔ مرنے کے بعد اس کی آنکھیں اور منہ بند کرنا چاہیے۔

---

[1] جان کنی۔ روح کا جسم سے نکالنا

اگر کوئی شخص مردے کو نیکی سے یاد کرے۔ تو فرشتے آمین کہتے ہیں۔ موت کی خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا چاہیے میت کے نہلانے کفنانے اور دفنانے میں جس قدر ہو سکے جلدی کرنی چاہیے۔

میت کے نہلانے کا بیان

میت کو غسل دینا فرض ہے۔ قریبی رشتہ دار غسل دیویں۔ تو بہتر ہے۔ اگر وہ غسل دینا نہ جانتے ہوں تو کوئی اور آدمی غسل دیوے غسل دینے سے پہلے میت کا وضو کرنا چاہیے اس کے منہ اور ناک میں پانی نہ ڈالیں۔ پھر اس کے دائیں اور بائیں دھونی دیں۔ پھر میت کو ذرا ٹیڑھا بٹھا کر اس کا پیٹ نرم نرم ملنا چاہیے۔ تاکہ پیٹ سے آلائش وغیرہ نکل جائے۔ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ڈالنے لازم ہیں۔ آخری غسل میں کافور ملانا بھی سنت ہے۔ کافور سے نہلانے سے جسم میت سے جلدی بو نہیں اٹھتی۔ شہید کو غسل دینے کی ضرورت نہیں۔ اس کو جاری خون میں ہی دفن کرنا بہتر ہے۔

میت کو کفن دینے کا بیان

میت کو کفن دینا فرض ہے۔ مردوں کے لیے تین کپڑے سنت ہیں۔ دو چادریں ایک کفنی یا تہ بند۔ کفن میں مرد کو کرتہ یا عمامہ پہنانا منع ہے۔ عورت کے لیے پانچ کپڑے سنت ہیں کفنی یا تہ بند۔ سر کی اوڑھنی۔ سینہ بند۔ دو چادریں۔ میت کو پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف لپیٹنا چاہیے۔ کھل جانے کا خوف ہو تو بند ڈالنے بھی درست ہیں۔